بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

«عقیدہ حصہ اوّل»

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۱۔ اللہ تعالیٰ	۵	۲۲۔ غیب دان	۳۸
۲۔ کلمہ	۶	۲۳۔ وسیع علم	۳۹
۳۔ معبود	۹	۲۴۔ علیم بذات	۴۰
۴۔ عبادت	۹	۲۵۔ سمیع بصیر	۴۲
۵۔ ایمان	۱۱	۲۶۔ سماعِ موتی	۴۳
۶۔ توحید	۱۲	۲۷۔ خالق	۴۴
۷۔ شرک	۱۵	۲۸۔ غنی	۴۵
۸۔ شرک کا انجام	۱۷	۲۹۔ حی وقیوم	۴۷
۹۔ مشکل کشا	۱۸	۳۰۔ قانون ساز	۴۸
۱۰۔ حاجت روا	۲۲	۳۱۔ اللہ عرش پر ہے	۵۰
۱۱۔ کارساز	۲۳	۳۲۔ چڑھاوا	۵۱
۱۲۔ مددگار	۲۴	۳۳۔ نذر	۵۲
۱۳۔ اولاد نواز	۲۵	۳۴۔ ذبح کرنا	۵۳
۱۴۔ شافی	۲۷	۳۵۔ قیام، رکوع وسجدہ	۵۵
۱۵۔ رازق	۲۸	۳۶۔ خوف، امید اور توکل	۵۶
۱۶۔ استغاثہ	۳۰	۳۷۔ محبت	۵۸
۱۷۔ مختارِ کل	۳۱	۳۸۔ اطاعت	۶۰
۱۸۔ رضا	۳۲	۳۹۔ نسبت	۶۱
۱۹۔ ہدایت	۳۴	۴۰۔ عزت وذلت کا مالک	۶۲
۲۰۔ نفع ونقصان	۳۵	۴۱۔ موت وحیات کا مالک	۶۳
۲۱۔ استعاذہ	۳۶	۴۲۔ شفاعت کا مالک	۶۵

www.muhammadilibrary.com

۴۳۔بادشاہت وحکومت	۶۶	۵۳۔آخرت کا دن	۸۰
۴۴۔تخلیق کائنات	۶۹	۵۴۔جنت	۸۱
۴۵۔کائنات کا انتظام	۷۰	۵۵۔جہنم	۸۳
۴۶۔معجزہ	۷۲	۵۶۔شیطان	۸۵
۴۷۔حجروشجر سے تبرک	۷۳	۵۷۔فرشتے	۸۷
۴۸۔ریاکاری	۷۴	۵۸۔آسمانی کتابیں	۸۸
۴۹۔قسم	۷۶	۵۹۔رسول	۹۱
۵۰۔فرقہ بندی	۷۶	۶۰۔تقدیر	۹۲
۵۱۔جادو	۷۸	۶۱۔دین اسلام	۹۳
۵۲۔قبر	۷۹	۶۲۔ارکان اسلام	۹۵

(۱)　اگر کوئی شخص کتاب میں کوئی غلطی پائے تو مؤلف کو اس کی اطلاع دے۔ غلطی کی اصلاح شکریے کے ساتھ قبول کی جائے گی۔

(۲)　کتاب کے حقوق محفوظ ہیں کوئی شخص یا ادارہ کتاب یا کتاب کے کسی حصے کو مؤلف کی اجازت کے بغیر شائع کرنے کا مجاز نہیں۔

(مؤلف)

www.muhammadilibrary.com

"اللہ تعالیٰ"

س ۔مسلمان بننے کے لئے کیا پڑھنا پڑتا ہے؟

ج ۔اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔

س ۔اسے کیا کہتے ہیں؟

ج ۔اسے کلمہ کہتے ہیں۔

س ۔کلمے کا کیا ترجمہ ہے؟

ج ۔میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اُس (اللہ تعالیٰ) کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

س ۔اللہ تعالیٰ کو آپ نے کیسے پہچانا؟

ج ۔اس دنیا میں بہت سی نشانیاں ہیں جن سے انسان اللہ تعالیٰ کو پہچان سکتا ہے۔مثلاً دن رات کا آنا جانا۔ سورج کا طلوع وغروب ہونا۔سردیوں گرمیوں کا آنا جانا۔ہواؤں کا چلنا۔بارش کا برسنا۔

س ۔اللہ تعالیٰ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ج ۔اللہ تعالیٰ ہمیں پیدا کرنیوالا۔ہمیں روزی دینے

www.muhammadilibrary.com

والا۔ ہماری مشکلیں حل کرنے والا۔ ہماری دعائیں سننے والا اور ہمارا معبود برحق ہے۔

س۔معبود برحق کتنے ہیں؟

ج۔معبود برحق ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔

س۔کیا اللہ تعالی کی اولاد ہے؟

ج۔اللہ تعالی کی نہ اولاد ہے نہ بیوی اور نہ ہی کوئی رشتہ دار ہیں۔

س۔کیا اللہ تعالی کی برابری کرنے والا کوئی ہے؟

ج۔اللہ تعالی کی برابری کرنے والا کوئی نہیں۔

س۔اللہ تعالی کب سے ہے اور کب تک رہے گا؟

ج۔اللہ تعالی ہمیشہ سے ہے اور وہ ہمیشہ رہے گا۔

س۔سورۃ اخلاص کا مفہوم کیا ہے؟

ج۔کہہ دیجئے اللہ تعالی ایک ہے۔اللہ تعالی بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی اس کی کوئی برابری کرنے والا ہے۔

"کلمہ"

س۔کیا مسلمان بننے کیلئے کلمہ پڑھ لینا کافی ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔ اسلام میں داخلے کیلئے کلمہ پڑھنا کافی ہے بشرطیکہ دل سے اس کا اقرار ہو لیکن مسلمان رہنے اور جنت میں داخلے کیلئے اعمال صالحہ بھی ضروری ہیں۔

س۔ کیا اعمال صالحہ ایمان کا حصہ ہیں؟

ج۔ اعمال صالحہ ایمان کا حصہ ہیں۔

س۔ اعمال صالحہ کا کیا معنی ہے؟

ج۔ اعمال صالحہ سے مراد وہ اعمال ہیں جو خالص نیت سے کئے جائیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہوں؟

س۔ ہماری نجات کس چیز پر ہے؟

ج۔ ہماری نجات زبان و دل سے کلمے کے اقرار پر منحصر ہے۔

س۔ اس کی دلیل کیا ہے؟

ج۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابو بکرؓ نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ ہماری نجات کیسے ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا نجات اس کلمہ پر ہوگی جو میں نے اپنے چچا ابو طالب کے سامنے پیش کیا تھا اور اس نے اس کو نہیں پڑھا۔

www.muhammadilibrary.com

س ۔کیا آپ ﷺ کے چچا کی موت اسلام پر ہوئی ؟

ج ۔نہیں بلکہ ابو طالب نے مرتے ہوئے یہ کہا کہ میں اپنے دادا کے دین پر مرتا ہوں ۔

س ۔کیا ابو طالب آپ ﷺ کے دین کو سچا سمجھتا تھا ؟

ج ۔ہاں ابو طالب کہا کرتا تھا کہ اے میرے بھتیجے مجھے اس بات کا پتہ ہے کہ آپ کا دین سب دینوں میں سے سب سے سچا دین ہے اگر مجھے اپنے رشتہ داروں کی ملامت کا ڈر نہ ہوتا تو میں تیرے دین کو قبول کر لیتا ۔

س ۔کیا آپ ﷺ کے دوسرے تمام رشتہ داروں نے کلمہ پڑھ لیا تھا ؟

ج ۔نہیں بلکہ ابو جہل ، ابولہب وغیرہ آپ ﷺ کے سخت دشمن تھے ۔

س ۔تو کیا نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے ان کو فائدہ پہنچا ؟

ج ۔نہیں بلکہ یہ لوگ جہنم میں جائیں گے ۔ اور ابو طالب کو جہنم میں آگ کے دو جوتے پہنائے جائیں گے ۔جس سے اس کا دماغ ایسے کھولے گا جیسے چولھے پر ہنڈیا کھولتی ہے ۔

"معبود"

س۔اِلٰہ کا کیا معنی ہے؟

ج۔اِلٰہ معبود کو کہتے ہیں۔

س۔معبود کے کیا معنی ہیں؟

ج۔جس کی عبادت کی جائے۔

س۔ہمارا معبود کون ہے؟

ج۔ہمارا معبود اللہ تعالیٰ ہے۔

س۔عبادت کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔عبادت کرنے والے کو عابد کہتے ہیں۔

س۔اللہ تعالیٰ کے رسول عابد تھے یا معبود؟

ج۔اللہ تعالیٰ کے رسول عابد تھے۔

س۔کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کی جا سکتی ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت شرک ہے جو سب سے بڑا گناہ ہے۔

"عبادت"

س۔عبادت کا کیا معنی ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔عبادت کا معنی بندگی ہے۔

س۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کیا معنی ہے؟

ج۔انسان اپنی زبان، بدن، مال سے ایسے اعمال کرے جن سے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو۔

س۔عبادت کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔عبادت کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔قولی ۲۔بدنی ۳۔مالی

س۔قولی عبادت کسے کہتے ہیں؟

ج۔انسان اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، اسے قولی عبادت کہتے ہیں۔

س۔بدنی عبادت سے کیا مراد ہے؟

ج۔انسان اپنے جسم سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ مثلاً نماز وغیرہ۔

س۔مالی عبادت سے کیا مراد ہے؟

ج۔انسان اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کر کے اس کی خوشنودی حاصل کرے۔ مثلاً۔ قربانی وغیرہ۔اللہ تعالیٰ کی عبادت سے ایمان بڑھتا ہے۔

www.muhammadilibrary.com

"ایمان"

س ۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

ج ۔زبان سے اقرار، دل سے یقین، اور اعضاء سے عمل کرنا ایمان کہلاتا ہے۔

س ۔ ایمان مجمل کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ آمَنْتُ بِاللّٰہِ ۔ کہ میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا۔

س ۔ ایمان مفصل کسے کہتے ہیں؟

ج ۔ آمَنْتُ (۱) بِاللّٰہِ وَ(۲) مَلٰئِکَتِہٖ وَ(۳) کُتُبِہٖ وَ(۴) رُسُلِہٖ وَ(۵) الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ(۶) الْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ

میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر' اس کے فرشتوں پر' اس کی کتابوں پر' اس کے رسولوں پر' آخرت کے دن پر، تقدیر اچھی اور بری پر۔

س ۔ ایمان بالغیب کا کیا معنی ہے؟

ج ۔وہ چیزیں جن کا کوئی شخص ادراک نہیں کرسکتا اللہ تعالیٰ اور اس کے نبی ﷺ کے کہنے پر ان پر ایمان لانا ایمان بالغیب کہلاتا ہے۔

www.muhammadilibrary.com

"توحید"

س۔ توحید کا کیا معنی ہے؟

ج۔ توحید کا معنی ایک ماننا، جاننا اور کہنا ہے۔

س۔ توحید باری تعالی کا کیا معنی ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کو اس کی ذات اور اسماء و صفات میں ایک ماننا۔

س۔ توحید کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج۔ توحید کی بڑی بڑی تین قسمیں ہیں۔

ا۔ توحید الوہیت ۲۔ توحید ربوبیت ۳۔ توحید اسماء وصفات۔

س۔ توحید الوہیت کا کیا معنی ہے؟

ج۔ توحید الوہیت کا معنی یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت کو صرف اللہ تعالی کے لئے خاص کرنا اور اسکے علاوہ ہر چیز سے عبادت کی نفی کرنا خواہ وہ ملائکہ اور رسول ہی کیوں نہ ہوں۔

س۔ توحید ربوبیت کا کیا معنی ہے؟

ج۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی ہی زمین اور آسمان کا خالق و مالک ہے۔ وہی سب کو روزی دیتا

www.muhammadilibrary.com

ہے۔وہی بارش برساتا ہے۔اسی کے حکم سے فصلیں پیدا ہوتی ہیں کائنات میں وہی تصرف کرتا ہے سلطنت میں اس کا کوئی شریک نہیں نہ ہی اس کا کوئی مددگار اور نہ ہی کوئی اس کے حکم کو رد کرنے والا ہے وغیرہ۔

س۔توحید کی تیسری قسم کون سی ہے؟

ج۔توحید کی تیسری قسم توحید اسماء وصفات ہے۔

س۔توحید اسماء وصفات کسے کہتے ہیں۔

ج۔توحید اسماء وصفات یہ ہے کہ اللہ تعالی کے اسماء حسنی اور صفات علیا پر ایمان لایا جائے اور اس میں کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

س۔کیا مشرکین مکہ کسی توحید کو بھی نہیں مانتے تھے؟

ج۔مشرکین مکہ توحید ربوبیت کو مانتے تھے کہ اللہ تعالی خالق، رب، ہواؤں کو چلانے والا، بادلوں سے بارش برسانے والا، زمین وآسمان کو پیدا کرنے والا ہے۔

س۔مشرکین مکہ کس توحید کے انکاری تھے؟

ج۔وہ توحید الوہیت کے انکاری تھے کہ صرف اللہ تعالی ہی کی عبادت کی جائے۔اسی سے مانگا جائے۔

www.muhammadilibrary.com

صرف وہی دعاؤں کا سننے والا ہے۔ وہی ہر چیز کا اختیار رکھتا ہے۔

س ۔کیا توحید ربوبیت کو ماننے کی وجہ سے مشرکین مکہ کو کوئی فائدہ نہیں ہوا؟

ج ۔توحید کی ایک قسم کو ماننے کے باوجود ان کوکوئی فائدہ نہیں ہو گا بلکہ اللہ تعالی ان کو ہمشہ کے لئے جہنم میں داخل کریگا۔

س ۔توحید کے ماننے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج ۔توحید کے ماننے والے کوموحد کہتے ہیں۔

س ۔توحید پر عمل کرنے کا کیا نتیجہ ہو گا؟

ج ۔توحید پر عمل کرنے سے مسلمانوں کے معاشرے میں امن اور مسلمانوں کی حکومت قائم ہوگی اللہ تعالی موحد کو جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کو جہنم کی آگ سے بچائے گا۔

س ۔توحید کو ماننے کا کیا فائدہ ہوتا ہے؟

ج ۔توحید کو ماننے سے انسان جنت میں داخل ہو جاتا ہے

س ۔اللہ تعالی نے ہر امت میں انبیاء بھیجے ان کا پیغام

www.muhammadilibrary.com

کیا تھا؟

ج۔انبیاء کا پیغام یہ تھا کہ اللہ تعالی کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو۔

س۔طاغوت کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ ہر وہ ذات جس کو اللہ تعالی کا شریک ٹھہرایا جائے اور وہ اس پر راضی ہو طاغوت کہلاتی ہے۔

س۔اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے ؟

ج۔اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر یہ حق ہے کہ اللہ تعالی ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔

س۔بندوں کا اللہ تعالی پر کیا حق ہے؟

ج۔ بندوں کا اللہ تعالی پر یہ حق ہے کہ اللہ تعالی انہیں عذاب نہ دے جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے۔

"شرک"

س۔شرک کسے کہتے ہیں؟

ج۔اللہ تعالی کی الوہیت، ربوبیت اور اسماء وصفات

www.muhammadilibrary.com

میں کسی کو شریک کرنا یا اللہ تعالی کی ذات ،صفات ، اور احکام میں کسی کو اللہ کا شریک سمجھنا شرک کہلاتا ہے ۔

س ۔الوہیت میں شرک کے کیا معنی ہے؟

ج ۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو معبود برحق سمجھنا الوہیت میں شرک کہلاتا ہے ۔

س ۔ربوبیت میں شرک کا کیا معنی ہے؟

ج ۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو رب ، خالق ، مالک اور رازق وغیرہ سمجھنا ربوبیت میں شرک کہلاتا ہے ۔

س ۔اسماء وصفات میں شرک کے کیا معنی ہیں؟

ج ۔اللہ تعالی کے اسماء حسنی اور صفات علیا میں کسی غیر کو شریک کرنا اسماء وصفات میں شرک کہلاتا ہے ۔

س ۔اللہ تعالی کی ذات میں شرک کا کیا معنی ہے؟

ج ۔اللہ تعالی کی اولاد، والدین ، رشتہ دار یا کسی کو اللہ تعالی کا جز بنانا ذات میں شرک کہلاتا ہے ۔

س ۔اللہ تعالی کی صفات میں شرک کا کیا معنی ہے؟

ج ۔اللہ تعالی کی جو خاص صفات ہیں وہ صفات کسی اور میں بھی سمجھنا صفات میں شرک ہے ۔

www.muhammadilibrary.com

س۔اللہ تعالیٰ کے احکام میں شرک کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کائنات میں کسی اور کا حکم چلانا ہر حکم اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع نہ کرنا اور اس کے خلاف حکم دینا احکام میں شرک کہلاتا ہے۔

س۔شرک کرنے والے کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔شرک کرنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔

"شرک کا انجام"

س۔کیا اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں کرے گا؟

ج۔شرک کرنے والا چاہے کتنا ہی عبادت گذار کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے معاف نہیں کرے گا حتیٰ کہ انبیاء بھی اگر شرک کرتے تو اللہ تعالیٰ انکے اعمال بھی ضائع کر دیتا۔

س۔شرک اور کفر کے علاوہ کیا باقی گناہ معاف ہو سکتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کے گناہ معاف کرنا چاہے گا معاف کر دے گا اور جس کے گناہ معاف نہیں کرنا چاہے گا معاف نہیں کرے گا۔

س۔گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

ج۔سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے

www.muhammadilibrary.com

س ۔اگر ایک انسان ساری عمر نیکیاں کرتا رہے لیکن مرتے ہوئے شرک کر بیٹھے اور بغیر توبہ کے مر جائے تو کیا ہو گا؟

ج ۔وہ نیکیاں کچھ فائدہ نہیں دیں گی اس کے سارے اعمال برباد ہو جائیں گے اور وہ جہنم میں داخل ہو گا کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے کہ اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

س ۔شرک برا کیوں ہے؟

ج ۔شرک اس لیے برا ہے کہ مشرک اللہ تعالیٰ کی گستاخی کرتا ہے۔

س ۔شرک کی کیا سزا ہے؟

ج ۔شرک کرنے والا مشرک ہے مشرک پر جنت حرام ہے وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا ذلیل وخوار اور بے یار و مددگار ہو جائے گا۔

"مشکل کشا"

س ۔مشکل کشا کا کیا مطلب ہے؟

ج ۔مشکل کا معنی تکلیف اور کشا کا مطلب ہے دور کرنا یعنی تکالیف اور مشکلات کو دور کرنے والا اور

www.muhammadilibrary.com

ان کو حل کرنے والا۔

س۔مشکل کشا کون ہے؟

ج۔اللہ تعالی مشکل کشا ہے۔

س۔کیا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی مشکل کشا نہیں؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی مشکل کشا نہیں۔

س۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو مشکل کشا سمجھنا کیسا ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کو مشکل کشا سمجھنا شرک ہے۔

س۔مخلوق میں سے نبی، صحابی یا ولی مخلوق کی مشکلیں حل کیوں نہیں کرسکتے؟

ج۔اس لئے کہ انبیاء، صحابہ اور اولیاء نفع و نقصان کے مالک نہیں وہ خود مشکلوں اور مصیبتوں کا شکار ہوئے۔ وہ خود اپنی مشکل حل نہ کرسکے تو ہماری کیسے کریں گے۔

س۔کیا قبر والے اولیاء مخلوق کی مشکلیں حل نہیں کرسکتے؟

www.muhammadilibrary.com

ج ۔مشکلیں حل کرنا تو ایک طرف وہ تو ہماری مشکلات سن بھی نہیں سکتے ۔

س ۔وہ مخلوق کی مشکلات کیسے نہیں سن سکتے ؟

ج ۔ان میں سننے کی طاقت نہیں اگر بالفرض ان میں سننے کی طاقت بھی ہو تو مخلوق میں سے زیادہ تعداد حیوانات کی ہے ۔

ا ۔اولیاء ان کی زبان سے واقف نہیں تو انکی مشکلات کیسے سنیں گے؟

۲ ۔قبر والے گونگوں کی مشکلات کو کیسے سن سکتے ہیں؟ جب کہ وہ بول کر نہیں بتلا سکتے ۔

س ۔کیا قبر والے عام انسانوں کی مشکلات سن سکتے ہیں؟

ج ۔قبر والے عام انسانوں کی بات سننے کے بھی قابل نہیں ۔

س ۔قبر والے عام انسانوں کی مشکلات کیسے نہیں سن سکتے ؟

ج ۔اس لئے کہ وہ تو مردہ ہیں اور اگر کسی زندہ شخص

www.muhammadilibrary.com

کو بھی قبر میں دفن کر دیا جائے تو اتنی مٹی کی وجہ سے وہ بھی آواز نہ سن سکے۔

س۔کیا اللہ تعالی ان کو سنا نہیں سکتا؟

ج۔اللہ تعالی چاہے تو پتھر کو بھی سنا سکتا ہے۔اور پھر بلوا سکتا ہے۔لہذا یہ نہیں کہا جائے گا کہ پتھر سنتا ہے اور بولتا ہے۔

س۔تو کیا جو لوگ قبروں پر جا کر اپنی حاجات مردوں کو بتلاتے ہیں؟

ج۔وہ عقل مند نہیں،وہ وہی کام کرتے ہیں جو مشرکین مکہ اپنے بتوں کے سامنے کرتے تھے اللہ تعالی ان کو ہدایت دے

س۔لیکن ان کے کام تو ہو جاتے ہیں؟

ج۔کام تو بتوں سے مانگنے والوں کے بھی ہو جاتے ہیں۔دراصل کام اللہ تعالی ہی کرتا ہے۔کوئی حلال طریقے سے مانگے اسے حلال طریقے سے دیتا ہے اور جو حرام طریقے سے مانگے اسے حرام طریقے سے دیتا ہے۔

س۔حلال اور حرام طریقہ کیا ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج ۔اللہ تعالیٰ سے مانگنا حلال طریقہ ہے اور قبر والوں سے مانگنا حرام طریقہ ہے ۔

"حاجت روا"

س ۔حاجت روا کا کیا معنیٰ ہے؟

ج ۔حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے والا ۔

س ۔حاجت روا کون ہے؟

ج ۔حاجت روا صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔

س ۔کیا انبیاء اور اولیاء بھی حاجت روا نہیں؟

ج ۔حاجت روائی صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور اللہ تعالیٰ کی اس صفت میں نہ انبیاء شریک بن سکتے ہیں اور نہ اولیاء ۔

س ۔کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی حاجت روا ہے ؟

ج ۔نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی حاجت روا نہیں ہے ۔

س ۔اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو حاجت روا سمجھے؟

ج ۔یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک ہے اور وہ مشرک ہے

www.muhammadilibrary.com

س ۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور حاجت روائی کیوں نہیں کرسکتا؟

ج ۔ اس لئے کہ اس کے پاس اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے کچھ بھی نہیں ۔ اولاد اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے ۔ کاروبار میں نفع اسی کے ہاتھ میں ہے ۔ غرض ہر چیز اس کے قبضہ قدرت میں ہے ۔

" کارساز "

س ۔ کارساز کا کیا مطلب ہے؟

ج ۔ کارساز کا مطلب کام بنانے اور بگڑے ہوئے کام سنوارنے والا ہے ۔

س ۔ کارساز کون ہے؟

ج ۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی کارساز ہے ۔

س ۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور کارساز ہے؟

ج ۔ نبی یا ولی مخلوق میں سے کوئی بھی کارساز نہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ نہ کوئی کام سنوار سکتا ہے اور نہ بگاڑ سکتا ہے ۔

س ۔ انبیاء اور اولیاء کام سنوارنے کے لئے کس کو

www.muhammadilibrary.com

پکارتے رہے؟

ج۔انبیاء اور اولیاء کام سنوارنے کے لئے اللہ تعالی ہی کو پکارتے رہے۔

"مددگار"

س۔مددگار کا کیا مطلب ہے؟

ج۔مدد کرنے والا۔

س۔ہمارا مددگار کون ہے؟

ج۔ہمارا مددگار صرف اللہ تعالی ہے۔

س۔کیا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نبی یا ولی مددگار نہیں ہوسکتا؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی مددگار نہیں ہوسکتا۔

س۔انبیاء کس سے مدد مانگتے تھے؟

ج۔اللہ تعالی سے مانگتے تھے جیسا کہ ہمارے نبی ﷺ نے جنگ بدر کے موقع پر اللہ تعالی سے مدد مانگی۔

س۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا کیسا ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگنا شرک ہے

س ۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور مددگار کیوں نہیں؟

ج ۔ اس لئے کہ وہ تو خود اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے ۔

س ۔ کیا اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے؟

ج ۔ اولیاء اور انبیاء اپنی مدد بھی نہیں کر سکتے ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور وہ اپنی مدد نہ کر سکے ۔ نبی ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے اور اپنی مدد نہ کر سکے

"اولاد نواز"

س ۔ اولاد کون دیتا ہے؟

ج ۔ اولاد اللہ تعالیٰ دیتا ہے ۔ جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے جس کو چاہے لڑکیاں دیتا ہے ۔ جس کو چاہے ملے جلے دیتا ہے ۔ اور جس کو چاہے کچھ بھی نہیں دیتا ۔

س ۔ انبیاء اولاد کس سے مانگتے رہے؟

ج ۔ انبیاء اللہ تعالیٰ سے ہی اولاد مانگتے رہے ۔

س ۔ کیا قبر والے اولاد نہیں دے سکتے؟

ج ۔ قبر والے اولیاء اپنی زندگی میں کسی کو اولاد دینے کے قابل نہیں تھے مرنے کے بعد کیسے دیں گے؟

س ۔ کیا انبیاء بھی اولاد نہیں دے سکتے؟

www.muhammadilibrary.com

ج ۔انبیاء بھی کسی کو اولاد نہیں دے سکتے ۔

س ۔ ایسے انبیاء کا نام بتلائیں جنہیں اللہ تعالی نے بڑھاپے میں اولاد دی؟

ج ۔ابراھیم علیہ السلام، زکریا علیہ السلام ۔

س ۔اللہ تعالی نے کس کو بغیر شوہر کے اولاد دی؟

ج ۔مریم علیہا السلام کو۔

س ۔بغیر ماں باپ کے اللہ تعالی نے کس کو پیدا کیا؟

ج ۔حضرت آدم اور حضرت حوا علیہا السلام کو۔

س ۔حیوانات کس کی قبر پر جا کر اولاد مانگتے ہیں؟

ج ۔حیوانات کسی قبر پر نہیں جاتے ان کو بھی اللہ تعالی ہی اولاد دیتا ہے۔

س ۔بعض لوگوں کی قبر پر نذر ماننے کے بعد اولاد پیدا ہوتی ہے؟

ج ۔مشرکین و کفار بھی یہی کہتے ہیں کہ بتوں کا نذرانہ دینے سے اولاد ملتی ہے۔قبر والے سے مانگو یا بت سے مانگو دیتا صرف اللہ تعالی ہی ہے۔

س ۔قبروں پر جا کر ان سے اولاد مانگنا کیسا ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔شرک ہے۔

س۔کیا اولیاء اور انبیاء اپنے گھر والوں کو بھی اولاد نہیں دے سکتے؟

ج۔اولیاء اور انبیاء خود اپنے بھی خالق نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی نے انہیں پیدا کیا اور وہ اپنے گھر والوں کو بھی اولاد نہیں دے سکتے۔

"شافی"

س۔شافی کا کیا مطلب ہے؟

ج۔شفاء دینے والا۔

س۔شفاء دینے والا کون ہے؟

ج۔شفاء دینے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

س۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور شفاء دے سکتا ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور شفاء نہیں دے سکتا۔

س۔کیا قبر کی مٹی کھانے سے شفاء مل جاتی ہے؟

ج۔قبر کی مٹی کھانے سے شفاء نہیں ملتی۔

س۔اللہ تعالیٰ شفاء نہ دینا چاہے تو کیا ڈاکٹر اور حکیم کی دوائی سے آرام آجائے گا؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔جب تک اللہ تعالی نہ چاہے آرام نہیں آئے گا۔

س۔انبیاء کس سے شفاء طلب کرتے تھے؟

ج۔اللہ تعالی سے۔

س۔کیا پیروں فقیروں کے ہاتھ میں شفاء ہے؟

ج۔کسی کے ہاتھ میں شفاء نہیں ہے۔

س۔کیا مزاروں پر منتیں مانگنے اور وہاں کے طواف کرنے سے شفا مل جاتی ہے؟

ج۔یہ شرکیہ کام ہیں اس طرح گناہ تو ملتا ہے شفاء نہیں۔

"رازق"

س۔رازق کا کیا مطلب ہے؟

ج۔رزق (روزی) دینے والا۔

س۔ہمارا رازق کون ہے؟

ج۔ہمارا اور ساری کائنات کا رازق صرف اللہ تعالی ہے

س۔کیا صرف اللہ تعالی ہی رازق ہے؟ قبر والے رازق نہیں؟

ج۔قبر والے فوت ہو چکے ہیں یہ مردے رازق کیسے

www.muhammadilibrary.com

بن سکتے ہیں۔کوئی زندہ شخص بھی رازق نہیں۔صرف اللہ تعالی ہی رازق ہے۔

س۔بعض لوگ کاروبار میں ترقی کیلئے قبروں پر جا کر ان کو پکارتے ہیں۔

ج۔ایسا کرنا شرک ہے۔

س۔کاروبار میں ترقی اور تنزلی کس کے ہاتھ میں ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے وہ جس کا چاہے کاروبار وسیع کر دے اور جس کا چاہے کاروبار تنگ کر دے۔

س۔کاروبار میں ترقی کیسے ہوتی ہے؟

ج۔اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے سے۔

س۔کیا تعویذ وغیرہ کرنے سے کاروبار نہیں چمکتا؟

ج۔کاروبار صرف اللہ تعالی ہی چمکاتا ہے۔ تعویذوں سے نہیں چمکتا۔

س۔کیا اولیاء اپنا کاروبار بھی وسیع نہیں کر سکتے؟

ج۔اولیاء ہوں یا انبیاء سب اللہ تعالی کے محتاج ہیں۔ اللہ تعالی جس کا کاروبار چاہے وسیع کر دے جس کا چاہے تنگ کر دے۔

www.muhammadilibrary.com

"استغاثہ"

س۔ استغاثہ کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ استغاثہ کا معنیٰ فریاد کرنا ہے۔

س۔ فریاد کون قبول کرتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ فریاد قبول کرنے والا ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ بھی کوئی فریاد قبول کرنے کی طاقت رکھتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور فریاد قبول کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اولیاء اور انبیاء بھی فریاد قبول نہیں کر سکتے؟

ج۔ اولیاء اور انبیاء بھی فریاد قبول نہیں کر سکتے۔

س۔ اولیاء اور انبیاء فریاد قبول کیوں نہیں کر سکتے؟

ج۔ اس لئے کہ وہ خود محتاج ہیں اور اپنا استغاثہ بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

س۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اولیاء انبیاء بھی فریاد قبول کر سکتے ہیں؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔ ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے اسے ایسے عقیدے سے توبہ کرنی چاہیے وگرنہ اسے ہمیشہ کے لئے جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

"مختار کل"

س۔ مختار کل کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ جس کے پاس ہر چیز کا اختیار ہو۔ اسے مختار کل کہتے ہیں۔

س۔ ہر چیز کا اختیار کس کے پاس ہے؟

ج۔ ہر چیز کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔

س۔ کیا نبی اکرم ﷺ بھی مختار کل نہیں؟

ج۔ نہیں۔ نبی اکرم ﷺ بھی مختار کل نہیں ہیں۔ اگر آپ ﷺ مختار کل ہوتے تو تمام مشرکین مکہ اور یہودیوں وغیرہ کو مسلمان نہ بنا لیتے خاص کر اپنے چچا ابوطالب کو۔

س۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ جو چاہیں کر سکتے تھے۔

ج۔ اگر ایسا ہی ہے تو جنگ احد میں 70 صحابہؓ بشمول

سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ کیوں شہید ہوئے؟ اور مسلمانوں کو اتنا بڑا خسارہ کیوں برداشت کرنا پڑا؟ کیا اللہ تعالی کے رسول ﷺ ایسا چاہتے تھے۔

س۔ اگر انبیاء اور اولیاء مختار کل نہیں تو ہم اور ان میں کیا فرق ہے؟

ج۔ ہم اور وہ انسان ہیں وہ بھی اور ہم بھی اللہ تعالی کی صفات میں شریک نہیں ہوسکتے انبیاء کائنات میں سب سے برگزیدہ اور افضل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اولیاء کا بھی عام انسانوں سے اونچا مقام ہوتا ہے۔

"رضا"

س۔ مرضی یا چاہت کس کی چلتی ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کی۔

س۔ کیا اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا؟

ج۔ نہیں اللہ تعالی کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہوسکتا

س۔ کیا کسی نبی یا ولی کے چاہنے سے سارے کام نہیں ہوتے؟

ج۔ نبی یا ولی کے چاہنے سے بھی کوئی کام نہیں ہوتا

www.muhammadilibrary.com

جب تک کہ اللہ تعالی نہ چاہے۔

س۔ جب تک اللہ تعالی نہ چاہے کوئی کام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ نبی اکرم ﷺ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ کے چچا اور سب مکہ والے مسلمان ہو جائیں لیکن ابوطالب مسلمان نہ ہوئے اور بہت سے مشرکین مکہ بھی مسلمان نہ ہوئے۔

س۔ یہ کہنا صحیح ہے یا غلط کہ جو اللہ تعالی اور اسکا رسول چاہے۔

ج۔ ایسی بات کہنا شرک ہے۔

س۔ اس کی دلیل کیا ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کے رسول ﷺ کے سامنے ایک آدمی نے کہا جو اللہ تعالی اور اس کا رسول ﷺ چاہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا۔ کیا تو نے مجھے اللہ تعالی کے ساتھ شریک کر دیا ہے۔ صرف یہ کہہ کہ جو اللہ تعالی چاہے۔

☆☆☆☆☆

www.muhammadilibrary.com

"ھدایت"

س۔ ہدایت کے کیا معنی ہیں؟

ج۔ ہدایت کا معنی سیدھا راستہ دکھانا چلانا اور ثابت قدم رکھنا۔

س۔ ہدایت دینا کس کے اختیار میں ہے؟

ج۔ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

س۔ کیا ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے اختیار میں بھی نہیں؟

ج۔ اگر ہدایت دینا رسول ﷺ کے اختیار میں ہوتا تو آپ اپنے رشتہ داروں خاص طور پر اپنے چچا ابوطالب کو ضرور ہدایت دے دیتے۔

س۔ راستہ دکھانے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ راستہ دکھانے کا مطلب مسلمان بنانا ہے۔

س۔ راستہ چلانے کا مطلب کیا ہے؟

ج۔ زندگی بھر اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا کرنا ہے۔

س۔ ہدایت پر ثابت قدم رکھنے کا کیا مطلب ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج ۔ ہدایت پر ثابت قدم رکھنے کا مطلب اسلام کی حالت میں موت آنا ہے ۔

"نفع و نقصان"

س ۔ ہمیں نفع کون پہنچاتا ہے؟

ج ۔ اللہ تعالی ۔

س ۔ ہمیں نقصان کون پہنچاتا ہے؟

ج ۔ اللہ تعالی ۔ لیکن ہماری اپنی بداعمالیوں یا آزمائش کی وجہ سے ۔

س ۔ کیا اللہ تعالی کے علاوہ کوئی نبی یا ولی بھی نفع ونقصان کا مالک ہے؟

ج ۔ کوئی شخص بے شک وہ نبی ہو یا ولی نفع ونقصان کا مالک نہیں ۔

س ۔ کیا قبروالے بھی کسی کونفع نقصان نہیں پہنچا سکتے ؟

ج ۔ قبروالے بھی کسی کونفع ونقصان نہیں پہنچا سکتے ۔

س ۔ اللہ تعالی اگرکسی کونقصان پہنچانا چاہے تو کوئی اس کو بچا سکتا ہے؟

ج ۔ اگر اللہ تعالی اسے نقصان پہچانا چاہے تو ساری دنیا

www.muhammadilibrary.com

مل کر بھی اسکو نقصان سے نہیں بچا سکتی۔

س۔اللہ تعالیٰ اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو کیا کوئی اسے روک سکتا ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ اگر کسی کو فائدہ پہنچانا چاہے تو ساری دنیا مل کر بھی اس فائدے کو نہیں روک سکتی۔

س۔کوئی شخص کڑا یا چھلہ یا کوڑی پہنے تو کیا وہ بیماری سے بچ سکتا ہے؟

ج۔شرکیہ تعویذ' کڑا' چھلہ یا کوڑی پہننے سے کوئی فائدہ نہیں۔ایسا کرنا شرک ہے۔

س۔اگر کوئی شخص یہ چیزیں باندھے؟

ج۔ایسے شخص کی یہ چیزیں توڑ دینی چاہیں۔

"استعاذۃ"

س۔استعاذہ کا کیا معنی ہے؟

ج۔استعاذہ کا معنی پناہ لینا ہے۔

س۔کس کے ذریعے پناہ لی جاسکتی ہے؟

ج۔صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ذریعے پناہ لی جاسکتی ہے

س۔کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے ذریعے پناہ

www.muhammadilibrary.com

نہیں لی جاسکتی؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے ذریعے پناہ نہیں لی جاسکتی۔

س۔کیا اولیاء، انبیاء اور فرشتے بھی کسی کو پناہ نہیں دے سکتے؟

ج۔اولیاء، انبیاء اور فرشتے کسی کو پناہ نہیں دے سکتے۔وہ تو خود اللہ تعالی کی پناہ میں آتے ہیں۔

س۔کیا اللہ تعالی کی صفات کے ذریعے پناہ لی جاسکتی ہے؟

ج۔اللہ تعالی کی صفات کے ذریعے پناہ لینا صحیح ہے

س۔جو لوگ جنوں سے پناہ لیتے ہیں؟

ج۔ایسا کرنے والے مشرک ہیں اور یہ سب سے بڑا گناہ ہے۔

س۔کسی قبر والے ولی، پیر یا خضر ◆ کی پناہ لینا کیسا ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے سوا کسی غیر کی پناہ لینا شرک ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.muhammadilibrary.com

"غیب دان"

س۔غیب دان کا کیا معنی ہے؟

ج۔چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا۔

س۔غیب دان کون ہے؟

ج۔صرف اللہ تعالی ہی غیب دان ہے۔

س۔کیا انبیاء بھی غیب نہیں جانتے؟

ج۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو بھی غیب کا علم نہیں حتی کہ مقرب فرشتوں کو بھی غیب کا علم نہیں۔

س۔غیب کی کنجیاں کونسی ہیں جن کو اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا؟

ج۔قیامت کب بپا ہوگی' بارش کب برسے گی' ماؤں کے رحموں میں کیا ہے؟ کوئی کل کیا کرے گا اور کس سر زمین پر مرے گا؟

س۔جو شخص یہ دعوی کرے کہ اولیاء غیب جانتے ہیں۔

ج۔وہ شرک میں مبتلا ہے۔

س۔کیا جن اور نجومی بھی غیب نہیں جانتے؟

ج۔جن اور نجومی بھی غیب نہیں جانتے۔

www.muhammadilibrary.com

س۔نجومیوں سے قسمت کا حال معلوم کرنا کیسا ہے؟

ج۔ان سے قسمت کا حال پوچھنا کفر ہے۔

س۔کیا انبیاء کو بھی کچھ معلوم نہیں ہوتا؟

ج۔انبیاء کو بھی جس چیز کا علم اللہ تعالی دے اس کا علم ہو جاتا ہے اور جس کے بارے میں اللہ تعالی نہ بتلائے اس کا علم نہیں ہوتا۔

س۔اور جو یہ کہے کہ اولیاء کے تو چودہ (14) طبق روشن ہوتے ہیں۔اور انہیں ہر چیز کا علم ہوتا ہے۔

ج۔یہ ایک لغو قول ہے جو جاہلوں میں مشہور ہے۔کسی کے پاس غیب کا علم نہیں۔

"وسیع علم"

س۔سب سے زیادہ علم کس کا ہے؟

ج۔سب سے زیادہ علم اللہ تعالی کا ہے۔

س۔اللہ تعالی کے علم کا کوئی احاطہ کرسکتا ہے؟

ج۔کوئی شخص بھی اللہ تعالی کے علم کا احاطہ نہیں کرسکتا۔

س۔قیامت کے آنے کا علم کس کو ہے؟

ج۔صرف اللہ تعالی کو۔

www.muhammadilibrary.com

س۔ کیا انبیاء اور فرشتوں کو بھی قیامت کا علم نہیں؟

ج۔ انبیاء اور فرشتوں کو بھی قیامت کا علم نہیں۔

س۔ کیا کوئی جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا۔

س۔ کیا کوئی ولی یا بزرگ یہ علم رکھتا ہے کہ بارش کب ہوگی؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی یہ علم نہیں رکھتا۔

س۔ کیا کوئی جانتا ہے کہ ماؤں کے رحموں میں کیا ہے؟

ج۔ نہیں۔ یہ علم بھی اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

س۔ کیا کوئی نبی یا ولی اس بات کا علم رکھتا ہے کہ وہ کب اور کس سرزمین پر فوت ہوگا؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی یہ علم نہیں رکھتا۔

”علیم بذات الصدور“

س۔ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔ سینے کے رازوں یعنی دل میں چھپی ہوئی باتوں کا جاننے والا۔

س۔ سینے کے رازوں کو جاننے والا کون ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔صرف اللہ تعالیٰ ہی سینے کے رازوں کو جاننے والا ہے

س۔کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی سینے کے رازوں کو جاننے والا ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی سینے کے رازوں کو جاننے والا نہیں۔

س۔کیا اولیاء انبیاء یا فرشتے بھی سینے کے رازوں کو جاننے والے نہیں؟

ج۔اولیاء' انبیاء اور باقی مخلوق میں سے کوئی بھی سینے کے رازوں کو جاننے والا نہیں۔

س۔اولیاء اور انبیاء سینے کے رازوں کو جاننے والے کیوں نہیں؟

ج۔اس لئے کہ وہ غیب کا علم نہیں جانتے۔

س۔جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ میرا پیر دل کے رازوں کو جانتا ہے؟

ج۔ایسا عقیدہ رکھنے والا مشرک ہے اس کا یہ عقیدہ شرکیہ ہے اسے فوراً توبہ کرنی چاہیے۔

☆☆☆☆☆

www.muhammadilibrary.com

”سمیع و بصیر“

س۔سمیع و بصیر کا کیا معنی ہے؟

ج۔سمیع کا معنی سننے والا اور بصیر کا معنی دیکھنے والا ہے۔

س۔سمیع و بصیر کون ہے؟

ج۔سمیع و بصیر اللہ تعالی کی ذات ہے۔

س۔ہم بھی تو سنتے اور دیکھتے ہیں؟

ج۔ہمارے سننے‘ دیکھنے اور اللہ تعالی کے سننے‘ دیکھنے میں فرق ہے۔

س۔وہ کیسا فرق ہے؟

ج۔مثلاً ہم صرف قریب سے سن اور دیکھ سکتے ہیں جبکہ اللہ تعالی آسمان پر سے زمین والوں کو دیکھتا اور ان کی باتوں کو سنتا ہے اسی طرح مخلوق کی سماعت و بصارت میں اور خالق کی سماعت و بصارت میں بیشمار فرق ہیں۔

س۔اگر کوئی یہ سمجھے کہ میرا پیر دور دراز علاقے میں بیٹھا میری ہر بات کو سنتا اور میری ہر حرکت کو دیکھتا ہے۔

ج۔ایسا سمجھنا شرک ہے۔یہ صرف اللہ تعالی کی صفت ہے

س۔کیا اولیاء اور انبیاء بھی دور دراز کی بات سن اور

www.muhammadilibrary.com

دیکھ نہیں سکتے ؟

ج ۔اولیاء اور انبیاء بھی دور دراز کی بات نہ سن سکتے ہیں اور نہ ہی دیکھ سکتے ہیں اس لئے کہ ان کی سماعت اور بصارت محدود ہے ۔

"سماع موتی"

س ۔سماع موتی کا کیا معنی ہے؟

ج ۔سماع کا معنی سننا اور موتی کا معنی مردے یعنی مردوں کا سننا ۔

س ۔کیا مردے سنتے ہیں؟

ج ۔مردے نہیں سنتے ۔وہ مردہ ہی کیا ہوا جو سنتا ہو ۔

س ۔لوگ تو کہتے ہیں مردے سنتے ہیں ۔

ج ۔تو پھر سن کر جواب کیوں نہیں دیتے ۔ حالانکہ مردے میں نہ سننے کی طاقت ہے نہ بولنے کی ۔اس کی یہ صلاحیت موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے ۔

س ۔کیا اولیاء اور انبیاء بھی فوت ہو جانے کے بعد نہیں سنتے ؟

ج ۔فوت ہو جانے کے بعد کوئی بھی نہیں سنتا ۔

www.muhammadilibrary.com

س۔پھر ہم قبرستان جاکر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ (اے قبروں والو! تم پر اللہ تعالٰی کی سلامتی نازل ہو) کیوں کہتے ہیں؟

ج۔وہ اس لئے نہیں کہتے کہ وہ سن رہے ہوتے ہیں بلکہ یہ دعا ہے کہ اے قبر والو! تم پر سلامتی ہو۔ جو ہم مردوں کیلئے مانگتے ہیں۔

س۔کیا مردہ دفن کرنے والوں کی جوتیوں کی آواز نہیں سنتا؟

ج۔اللہ تعالٰی اس کو وہ آواز سناتا ہے۔

س۔سماع موتی کا عقیدہ رکھنا کیسا ہے؟

ج۔ایسا عقیدہ رکھنا غلط ہے۔

"خالق"

س۔خالق کا کیا مطلب ہے؟

ج۔پیدا کرنے والا۔

س۔ہمیں اور باقی کائنات کو پیدا کرنے والا کون ہے؟

ج۔صرف اللہ تعالٰی۔

www.muhammadilibrary.com

س ۔کیا زندہ اولیاء اور قبروں والے بھی انسانوں کے خالق ہوسکتے ہیں؟

ج ۔یہ انسانوں کے خالق کیا ہوں گے یہ تو سب اکٹھے ہوکر مکھی کا ایک پر بھی پیدا نہیں کر سکتے ۔

س ۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ قبر والے اولیاء اولاد دیتے ہیں ۔

ج ۔ایسا شخص شرک میں مبتلا ہے ۔

س ۔کیا کائنات میں اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی کسی چیز کا خالق نہیں؟

ج ۔اللہ تعالی کے علاوہ کوئی مٹی کے ذرے کا بھی خالق نہیں ۔

"غنی"

س ۔غنی کون ہوتا ہے؟

ج ۔ جو کسی کا محتاج نہیں ہوتا ۔

س ۔غنی کون ہے؟

ج ۔اللہ تعالی غنی ہے کیونکہ وہ کسی کا محتاج نہیں ۔

س ۔اللہ تعالی غنی کیسے ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔ اللہ تعالیٰ کے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں۔ اگر ساری مخلوق اللہ تعالیٰ سے مانگے اور اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کی حاجات پوری کر دے تو اس کے خزانوں میں کمی نہیں آئے گی۔

س۔ کیا ہم محتاج ہیں؟

ج۔ ہم سب محتاج ہیں۔

س۔ کیا انبیاء اور اولیاء بھی محتاج ہیں؟

ج۔ اولیاء اور انبیاء سب اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محتاج ہیں۔

س۔ انبیاء اور اولیاء محتاج کیسے ہو سکتے ہیں؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے تمام لوگ محتاج ہوتے ہیں۔ اس لئے ہم انبیاء کے لیے درود پڑھتے ہیں اور اولیاء کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

س۔ ہمیں اپنی ضروریات کس سے مانگنی چاہیے؟

ج۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے اپنی ضروریات مانگنی چاہئیں۔ اس لئے کہ اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں۔

س۔ جو قبر والوں کے پاس مانگنے کے لئے جاتے ہیں کیا قبر والے ان کو دے سکتے ہیں؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔قبر والے نہ سن سکتے ہیں اور نہ کچھ دے سکتے ہیں کیونکہ ان کے پاس دینے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے۔

"حی اور قیوم"

س۔حی اور قیوم کا کیا معنیٰ ہے؟

ج۔حی وقیوم کا معنیٰ زندہ اور تھامنے والا ہے۔ ہمیشہ زندہ رہنے والا۔ ہمیشہ تھامنے والا۔

س۔حی وقیوم کون ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ حی وقیوم ہے۔

س۔اللہ تعالیٰ کب سے ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا۔

س۔کیا کوئی انسان، جن یا فرشتہ بھی ہمیشہ زندہ رہیگا؟

ج۔کوئی بھی انسان، جن یا فرشتہ ہمیشہ زندہ نہیں رہیگا۔

س۔کیا محمد ﷺ بھی وفات پا گئے؟

ج۔ہاں نبی اکرم ﷺ بھی وفات پا گئے ہیں۔

س۔کیا ملک الموت کو بھی موت آئے گی؟

ج۔ہاں ملک الموت کو بھی موت آئے گی۔

س۔کیا جبریل ◆ کو بھی موت آئے گی؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔ہاں جبریل ◆ کو بھی موت آئے گی۔

س۔تو کیا میکائیل ◆ کو بھی موت آئے گی؟

ج۔ہاں ان کو بھی موت آئے گی۔

س۔تو کیا اسرافیل ◆ کو بھی موت آئے گی؟

ج۔ہاں ان کو بھی موت آئے گی۔

س۔پہلی دفعہ صور پھونکنے سے کیا ہوگا؟

ج۔پہلی دفعہ صور پھونکنے سے سب زندہ لوگ مر جائیں گے۔

س۔دوسری بار صور پھونکنے سے کیا ہوگا؟

ج۔دوسری بار صور پھونکنے سے حضرت آدم ◆ کے زمانے سے لے کر قیامت تک فوت ہونیوالے تمام لوگ زندہ ہو جائیں گے۔

"قانون ساز"

س۔قانون ساز کسے کہتے ہیں؟

ج۔جو قانون بنائے۔

س۔قانون کون بناتا ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔اللہ تعالیٰ قانون بناتا ہے۔

س۔کسی چیز کو حلال و حرام کرنے کا اختیار کس کو ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ کو۔

س۔انبیاء جو چیز حرام کرتے ہیں۔کیا وہ اللہ تعالیٰ کے کہنے سے حرام کرتے ہیں؟

ج۔ہاں۔وہ اللہ تعالیٰ کے کہنے سے حرام کرتے ہیں۔

س۔کیا انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے قانون کے پابند ہیں؟

ج۔انبیاء بھی اللہ تعالیٰ کے قانون کے پابند ہیں۔

س۔صرف اللہ تعالیٰ کو قانون بنانے کا حق کیوں ہے؟

ج۔اس لئے کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہے اور حکم بھی اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے۔

س۔پارلیمنٹ کو قانون بنانے کا حق کیوں نہیں؟

ج۔اس لئے کہ خالق کا قانون مخلوق پر چلتا ہے۔مخلوق کا قانون مخلوق پر نہیں چل سکتا۔

س۔قرآن وحدیث کے مقابلے میں قانون بنانا کیسا ہے؟

ج۔شرک۔کفر اور ضلالت ہے۔

www.muhammadilibrary.com

س۔ اگر قومی اسمبلی قرآن وحدیث کے مقابلے میں قانون بنائے؟

ج۔ ایسا کرنا شرک وکفر ہے۔

"اللہ عرش پر ہے"

س۔ اللہ تعالی کہاں ہے؟

ج۔ اللہ تعالی عرش پر ہے۔

س۔ عرش کہاں ہے؟

ج۔ سات آسمانوں کے اوپر ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی ہر جگہ نہیں؟

ج۔ اللہ تعالی کی ذات ہر جگہ نہیں مگر اللہ تعالی کا علم ہر جگہ پر ہے۔

س۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی خود ہر جگہ پر ہے؟

ج۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ اس لئے کہ اگر اللہ تعالی خود ہر جگہ پر ہو تو کیا ہماری چارپائیوں کے نیچے' سنیما گھر اور (نعوذ باللہ) گندی جگہ پر بھی اللہ تعالی ہے؟

س۔ وہ کون سی نشانیاں ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالی آسمان میں ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔ دعا مانگتے ہوئے آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرنا، آسمان سے فرشتوں کا اترنا۔ نبی ﷺ کا معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے گفتگو کے لئے آسمان پر جانا۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی نشانیاں ہیں۔

"چڑھاوا"

س۔ چڑھاوا کسے کہتے ہیں؟

ج۔ وہ چیز جو کسی بزرگ کی قربت حاصل کرنے کیلئے یا اس بزرگ کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ کر اس کی قبر پر چڑھائی جاتی ہے۔

س۔ کیا کسی قبر پر چڑھاوا چڑھایا جا سکتا ہے؟

ج۔ قبر پر چڑھاوا چڑھانا شرک ہے۔

س۔ لوگ قبر پر چڑھاوا کیوں چڑھاتے ہیں؟

ج۔ لوگ اس چڑھاوے کے ذریعے قبر والے کا تقرب چاہتے ہیں تاکہ قبر والا ان کے کام کر سکے۔

س۔ کسی مزار یا بت پر چڑھاوا چڑھانے سے کیا ہوتا ہے؟

ج۔ قبر یا بت پر چڑھاوا چڑھانے سے انسان مشرک

www.muhammadilibrary.com

بن جاتا ہے۔

س۔کیا کسی قبر غیر اسلامی تہوار یا میلے کے موقع پر نذر جانور یا دیگ دی جاسکتی ہے؟

ج۔ایسے موقع پر جانور یا دیگ دینا حرام ہے۔ویسے بھی اس میں مشرکوں اور کافروں سے مشابہت ہے۔

"نذر"

س۔نذر کا کیا مطلب ہے؟

ج۔اللہ تعالی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے فرائض کے علاوہ نیک کاموں میں سے کوئی کام انسان اپنے اوپر لازم کرلے اسے نذر یا منت کہتے ہیں۔

س۔غیر اللہ کی نذر کیسی ہے؟

ج۔غیر اللہ کی نذر حرام ہے۔

س۔نذر کس کے نام کی ماننی چاہیے؟

ج۔نذر صرف اللہ تعالی کے نام کی ماننی چاہیے۔

س۔اللہ تعالی کے نام کی نذر کیوں ماننی چاہیے؟

ج۔اس لئے کہ نذر عبادت ہی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالی کے علاوہ کسی کی عبادت جائز نہیں۔

www.muhammadilibrary.com

س ۔ نیاز کا کیا مطلب ہے؟

ج ۔ نیاز اور چڑھاوے کا مطلب ایک جیسا ہے ۔

س ۔ نذر اللہ نیاز حسین کا کیا مطلب ہے؟

ج ۔ نذر اللہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر اور نیاز حسین کا مطلب ہے حسین کے نام کی نیاز ۔

س ۔ نیاز حسین کہنا صحیح ہے یا غلط؟

ج ۔ نیاز حسین کہنا شرک ہے ۔

س ۔ نیاز حسین کہنا شرک کیوں ہے؟

ج ۔ نیاز حسین کہنا شرک اس لئے ہے کہ حضرت حسینؓ نہ کسی چیز کے خالق ہیں اور نہ مالک ۔

س ۔ کیا نیاز حسین کھانی چاہیے؟

ج ۔ نیاز حسین کھانا حرام ہے ۔

س ۔ نیاز حسین کھانا کیوں حرام ہے؟

ج ۔ نیاز حسین کھانا اس لئے حرام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام کی دی ہوئی چیز سور اور مردار کی طرح حرام ہے ۔

س ۔ کیا گیارہویں والے پیر کے نام کی گیارہویں بھی

www.muhammadilibrary.com

حرام ہے؟

ج۔ ہاں گیارہویں والے پیر کی گیارہویں یا امام جعفر صادقؒ کے نام کے کونڈے یا کسی پیر کے نام کا بکرا یا مرغا بھی حرام ہے۔

"ذبح کرنا"

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی جانور کو کسی اور کے نام پر ذبح کیا جا سکتا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر جانور ذبح نہیں کیا جا سکتا۔

س۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا کیسا ہے؟

ج۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر جانور ذبح کرنا شرک ہے اور ذبح کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا ہوا گوشت کھایا جا سکتا ہے؟

ج۔ ایسا گوشت کھانا سور کی طرح حرام ہے۔

www.muhammadilibrary.com

س ۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر جانور ذبح کیوں نہیں کیا جا سکتا؟

ج ۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی جانور کا خالق ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ جانور کی تخلیق میں کوئی بھی حصہ دار نہیں ۔

س ۔ کیا اولیاء اور انبیاء کے نام پر بھی جانور ذبح کیے جا سکتے ہیں؟

ج ۔ بت ہوں یا اولیاء اور انبیاء کسی کے نام پر جانور ذبح نہیں ہو سکتے ۔ صرف اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی جانور ذبح ہو سکتے ہیں ۔

س ۔ کیا اللہ تعالیٰ کے نام پر اولیاء اور انبیاء کی قبروں پر جانور ذبح ہو سکتے ہیں؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ کے نام پر کسی کی قبر پر جانور ذبح کرنا حرام ہے ۔

"قیام رکوع و سجدہ"

س ۔ قیام کس کیلئے کیا جاتا ہے؟

ج ۔ قیام اللہ تعالیٰ کیلئے کیا جاتا ہے ۔

س ۔ کیا استاد یا قومی جھنڈے کے سامنے قیام کرنا جائز ہے

ج ۔ ایسا کرنا جائز نہیں کیونکہ قیام صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہی ہوتا ہے ۔

س ۔ کیا پیر کے لئے جھکنا جائز ہے ؟

ج ۔ ایسا کرنا حرام ہے کیونکہ رکوع یعنی جھکنا بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہے ۔

س ۔ کیا صرف اللہ تعالیٰ کو ہی سجدہ کرنا چاہیے ؟

ج ۔ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ کو ہی کرنا چاہیے حتی کہ چاند سورج ولی ، نبی کو بھی سجدہ کرنا شرک ہے ۔

س ۔ کیا کسی کو سجدہ تعظیمی کرنا بھی جائز نہیں ؟

ج ۔ ہماری شریعت میں کسی کو سجدہ تعظیمی کرنا بھی جائز نہیں ۔

" خوف ، امید اور توکل "

س ۔ اللہ تعالیٰ کے خوف کا کیا مطلب ہے ؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا ۔

س ۔ ہمیں دل میں کس کا خوف رکھنا چاہیے ؟

ج ۔ ہمیں دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنا چاہیے ۔

س ۔ اللہ تعالیٰ کے خوف کو کیا کہتے ہیں ؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔اللہ تعالی کے خوف کوتقوی کہتے ہیں۔

س۔ہمیں کسی سے کیوں نہیں ڈرنا چاہیے؟

ج۔اس لئے کہ ہمیں اللہ تعالی کے علاوہ نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے نہ بیماری دے سکتا ہے۔

س۔ہمیں امید کس سے رکھنی چاہیے؟

ج۔اللہ تعالی سے۔

س۔ہمیں اللہ تعالی سے امید کیوں رکھنی چاہیے؟

ج۔اس لئے کہ اللہ تعالی ہی نفع دیتا ہے، وہی شفاء دیتا ہے وہی کامیابی عطا کرتا ہے وہی عزت دیتا ہے۔

س۔ہمیں توکل کس پر رکھنا چاہیے؟

ج۔ہمیں اللہ تعالی پرتوکل کرنا چاہیے۔

س۔توکل کا کیا مطلب ہے؟

ج۔توکل کا مطلب بھروسہ واعتماد ہے۔

س۔اللہ تعالی پرتوکل کیوں کرنا چاہیے؟

ج۔اللہ تعالی پرتوکل اس لئے کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی کہتا ہے کہ اس ذات پر بھروسہ کرو جو زندہ ہے اور اس کوموت نہیں آئے گی۔

www.muhammadilibrary.com

س۔کیا پیروں اور بزرگوں سے خوف نہیں کھانا چاہیے؟

ج۔پیر بزرگ کسی کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے تو ان سے ڈرنا کیوں۔

س۔کیا پیروں اور بزرگوں سے امید نہیں رکھنی چاہیے؟

ج۔جب پیر بزرگ ہمیں کچھ دے نہیں سکتے تو ان سے امید رکھنے کا کیا فائدہ۔

س۔کیا پیروں اور بزرگوں پر توکل نہیں کرنا چاہیے؟

ج۔اللہ تعالیٰ کے سوا توکل کسی پر نہیں کرنا چاہیے۔ایسا کرنے والے ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں۔دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

"محبت"

س۔مسلمانوں کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہونی چاہیے؟

ج۔مسلمانوں کو سب سے زیادہ محبت اللہ تعالیٰ سے ہونی چاہیے اور ایسی محبت کسی اور سے نہیں کرنی چاہیے

www.muhammadilibrary.com

ورنہ وہ مشرک کہلائے گا۔

س۔اللہ تعالی کے بعد پھر کس سے محبت ہونی چاہیے؟

ج۔اللہ تعالی کے آخری رسول محمد ﷺ سے۔

س۔اللہ تعالی یا اس کے رسول ﷺ سے محبت کا پتہ کیسے چلتا ہے؟

ج۔جب کوئی شخص اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو باقی دنیا کے احکامات پر ترجیح دے کر عمل کرتا ہے۔

س۔کسی سے محبت کیوں کرنی چاہیے؟

ج۔صرف اس لئے کہ وہ اللہ تعالی کا نیک بندہ ہے۔

س۔کسی سے دشمنی کیوں کرنی چاہئے؟

ج۔صرف اس لئے کہ وہ اللہ کا دشمن ہے۔

س۔ایمان کا ذائقہ کس نے چکھا ہے؟

ج۔اللہ تعالی ہی کے لئے محبت کرنے والے' اللہ تعالی ہی کے لئے دشمنی کرنے والے' کسی کو اللہ تعالی ہی کے لئے دینے یا روک لینے والے نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

www.muhammadilibrary.com

"اطاعت"

س۔ہم پر کس کی اطاعت کرنا فرض ہے؟

ج۔ ہم پر اللہ تعالی ،اس کے رسول اور خلیفہ کی اطاعت کرنا فرض ہے۔

س۔کیا خلیفہ کی اطاعت بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی طرح ہے؟

ج۔ہاں ۔لیکن جب تک وہ قرآن وحدیث کے خلاف بات نہ کہے۔

س۔غیرمشروط اطاعت کس کی کرنی چاہیے؟

ج۔غیرمشروط اطاعت صرف اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی کرنی چاہیے۔

س۔کیا والدین کی اطاعت بھی غیرمشروط ہے؟

ج۔اللہ تعالی اور اس کے رسول کے علاوہ سب کی اطاعت مشروط ہے کہ جب تک وہ قرآن وحدیث کے خلاف بات نہ کہیں ان کی اطاعت کریں۔

س۔کیا ہمیں قرآن وحدیث کے مقابلے میں امام کی بات ماننی چاہیے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔ایسا کرنا حرام ہے۔

س۔کیا ہمیں قرآن وحدیث کے مقابلے میں لوگوں کی بات یا رسم ورواج پر عمل کرنا چاہیے؟

ج۔ایسا کرنا گناہ ہے بلکہ ہمیں رسم و رواج کو ترک کر کے قرآن وحدیث پر عمل کرنا چاہیے۔

"نسبت"

س۔نسبت کس طرف کرنی چاہیے؟

ج۔نسبت اللہ تعالی کی طرف کرنی چاہیے یا اللہ تعالی کے نبی ﷺ کی طرف کرنی چاہیے۔

س۔اللہ تعالی کی طرف نسبت کرنے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔اللہ تعالی کی طرف نسبت کرنا عبداللہ یا عبدالرحمٰن نام رکھنا ہے یا اللہ تعالی کی کسی صفت کی طرف نسبت کرنا ہے۔

س۔نبی ﷺ کی طرف نسبت کیسے کی جاتی ہے؟

ج۔اپنے آپ کو محمدی کہلوانا۔

س۔کیا اپنی نسبت پیروں کی طرف کر کے پیراں دتہ کہلوایا جا سکتا ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج ۔ ایسا کہلوانا شرک ہے ۔ کیونکہ اولاد اللہ تعالیٰ دیتا ہے پیر نہیں دے سکتے ۔

س ۔ کیا پیر بخش ، نبی بخش نام رکھنے بھی صحیح نہیں ؟

ج ۔ پیر بخش یا نبی بخش نام رکھنے شرک ہیں کیونکہ نبی یا ولی میں بخشنے کی طاقت نہیں ۔

" عزت و ذلت کا مالک "

س ۔ کسی کو عزت دینے والا کون ہے ؟

ج ۔ صرف اللہ تعالیٰ ۔

س ۔ کسی کو ذلیل کرنے والا کون ہے ؟

ج ۔ صرف اللہ تعالیٰ ۔

س ۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کوئی کسی کو ذلیل کرسکتا ہے یا عزت دے سکتا ہے ؟

ج ۔ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو کوئی کسی کو نہ عزت دے سکتا ہے نہ ذلیل کرسکتا ہے ۔

س ۔ کیا اولیاء بھی عزت و ذلت کے مالک نہیں ؟

ج ۔ اولیاء بھی عزت و ذلت کے مالک نہیں ۔

س ۔ کیا قبر والے بھی عزت و ذلت کے مالک نہیں ؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔قبر والے بھی عزت و ذلت کے مالک نہیں۔

س۔ایسی مثال بیان کریں کہ اللہ تعالی ہی عزت و ذلت کا مالک ہے؟

ج۔اللہ تعالی نے فرعون اور اس کے لشکر کو ذلیل کر کے دریائے نیل میں غرق کر دیا جبکہ موسی ◆ اور ان کی قوم کو واپس لا کر بادشاہت عطا کر کے عزت دی۔

۲۔اللہ تعالی نے مشرکین مکہ کو شکست دی اور محمد ﷺ کو ان پر غلبہ دے دیا حالانکہ مشرکین مکہ نے محمد ﷺ کو مکہ سے نکال دیا تھا۔

۳۔اللہ تعالی نے ایک حکمران کو پھانسی کے تختے پر لٹکوا دیا حالانکہ وہ کہا کرتا تھا کہ میری کرسی بڑی مضبوط ہے اور کسی اور کو اس کی کرسی پر بٹھا دیا۔

"موت وحیات کا مالک"

س۔موت کے مالک ہونے کا کیا مطلب ہے؟

ج۔اللہ تعالی جب چاہے کسی کو موت دیدے۔

س۔حیات (زندگی) کے مالک ہونے کا کیا معنی ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج ۔ اللہ تعالیٰ جب چاہے کسی کو زندہ کر دے ۔

س ۔ زندگی اور موت کا کون مالک ہے؟

ج ۔ زندگی اور موت کا مالک اللہ تعالیٰ ہے ۔

س ۔ کیا اولیاء اور انبیاء بھی موت وحیات کے مالک نہیں؟

ج ۔ اولیاء اور انبیاء بھی موت وحیات کے مالک نہیں ۔

س ۔ موت کب آتی ہے؟

ج ۔ موت کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے موت اس وقت سے نہ پہلے آسکتی ہے نہ بعد میں ۔

س ۔ سنا ہے پیر کی قبر پر اُگے ہوئے درخت کی ٹہنی توڑنے سے پیر اس ٹہنی توڑنے والے کو ماردیتا ہے؟

ج ۔ پیر تو خود مرا ہوا ہے وہ اسے کیسے مار سکتا ہے؟ ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے ۔

س ۔ سنا ہے اولیاء مردوں کو زندہ بھی کر سکتے ہیں؟

ج ۔ اگر ایسا ہی ہے تو وہ اپنے باپ دادا اور دوسرے رشتہ داروں کو زندہ کیوں نہیں کر لیتے یہ سب کہانیاں

www.muhammadilibrary.com

بنائی گئی ہیں حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ۔

س ۔کیا کسی کو موت کا وقت معلوم ہے؟

ج ۔موت کا وقت اللہ تعالی کو معلوم ہے ۔کسی آدمی کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کب اور کس سرزمین پر مرے گا۔

س ۔کیا ہمیں مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا؟

ج ۔قیامت کے دن اللہ تعالی ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا اور حساب کتاب لے گا۔

"شفاعت کا مالک"

س ۔شفاعت کا کیا مطلب ہے؟

ج ۔ شفاعت کا مطلب قیامت کے دن معافی کی سفارش کرنا ہے ۔

س ۔شفاعت کا مالک کون ہے؟

ج ۔شفاعت کا مالک اللہ تعالی ہے ۔

س ۔کیا کوئی نبی یا ولی بھی شفاعت کا مالک ہے؟

ج ۔کوئی نبی یا ولی شفاعت کا مالک نہیں ۔

س ۔کیا انبیاء اور نیک لوگ شفاعت کریں گے؟

ج ۔ اللہ تعالی کی اجازت کے بعد انبیاء و نیک لوگ

www.muhammadilibrary.com

سفارش کریں گے۔

س۔انبیاءاوراولیاءکس کی شفاعت کریں گے؟

ج۔انبیاءاوراولیاء گناہ گارلوگوں کی شفاعت کریں گے لیکن کسی کافراورمشرک کی سفارش نہیں کریں گے۔

س۔انبیاء کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے اس کی مثال بیان کریں۔

ج۔ابراہیم ◆ اپنے کافرباپ نوح ◆ اپنے کافر بیٹے لوط ◆ اپنی کافر بیوی کی شفاعت نہیں کریں گے۔

س۔کیاانبیاءکی شفاعت سے کافر جنت میں جاسکتے ہیں؟

ج۔انبیاء کافروں کی شفاعت ہی نہیں کریں گےتو جنت میں کیسے جاسکتے ہیں۔

"بادشاہت اورحکومت"

س۔حقیقی بادشاہ اورحاکم کون ہے؟

ج۔حقیقی بادشاہ اورحاکم اللہ تعالی ہے۔

س۔بادشاہت اورحکومت کون دیتا اورچھینتا ہے؟

ج۔بادشاہت اورحکومت اللہ تعالی دیتا ہے اوراللہ

www.muhammadilibrary.com

تعالی ہی چھینتا ہے۔

س۔دنیا کے بادشاہ اور حاکم کو کیا کہتے ہیں؟

ج۔دنیا کے بادشاہ اور حاکم کو خلیفہ کہتے ہیں۔ جو مجازی بادشاہ ہے۔

س۔خلیفہ کا کیا کام ہے؟

ج۔خلیفہ کا کام دنیا میں اللہ تعالی کے دین کو نافذ کرنا ہے

س۔کیا خلیفہ کے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی جا سکتی ہے؟

ج۔جابر خلیفہ یا حکمران کے سامنے حق کی بات بیان کرنا افضل جہاد ہے۔

س۔کیا خلیفہ کے خلاف تلوار اٹھانا جائز ہے؟

ج۔خلیفہ اگر کھلے کفر کا ارتکاب کرے تو اس کے خلاف تلوار اٹھانا جائز ہے ورنہ نہیں۔

س۔سب سے پہلے خلیفہ کون ہیں؟

ج۔سب سے پہلے خلیفہ راشد حضرت ابوبکر صدیق ہیں دوسرے خلیفہ راشد حضرت عمر ہیں تیسرے خلیفہ راشد حضرت عثمان غنی ہیں۔ چوتھے خلیفہ راشد

www.muhammadilibrary.com

حضرت علی ؓ ہیں۔

س۔کیا کوئی پیر یا بزرگ بادشاہت چھین سکتا ہے یا دے سکتا ہے؟

ج۔کوئی پیر یا ولی نہ بادشاہت چھین سکتا ہے نہ دے سکتا ہے۔

س۔حقیقی بادشاہ کا کیا مطلب ہے؟

ج۔حقیقی بادشاہ کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی بھی نہ تھا وہ بادشاہ تھا اور جب ساری دنیا فنا ہو جائے گی تو وہ اس وقت بھی بادشاہ ہوگا اور ایسا حقیقی بادشاہ اللہ تعالی ہے

س۔بادشاہت کیسے ملتی ہے؟

ج۔محنت سے بھی ملتی ہے اور کبھی کبھی یہ اللہ تعالی کا انعام یا آزمائش ہوتی ہے۔

س۔کیا بادشاہت صرف محنت سے نہیں ملتی؟

ج۔نہیں بلکہ یہ اللہ تعالی کا انعام یا آزمائش ہوتی ہے

◆ جیسے اللہ تعالی نے فرعونیوں کو غرق کیا۔اور موسی کو بادشاہت عطا کر دی۔ یہ بادشاہت محنت سے نہیں ملی۔

www.muhammadilibrary.com

"تخلیق کائنات"

س۔ تخلیق کائنات کا کیا مطلب ہے؟

ج۔ تخلیق کائنات کا مطلب کائنات کو پیدا کرنا ہے۔

س۔ تخلیق کائنات کا کیا مقصد ہے؟

ج۔ تخلیق کائنات کا مقصد اللہ تعالی کی عبادت ہے۔

س۔ کیا اللہ تعالی نے یہ دنیا صرف اپنی عبادت کیلئے بنائی؟

ج۔ ہاں۔ اللہ تعالی نے یہ دنیا صرف اپنی عبادت کے لئے ہی بنائی ہے۔

س۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ کائنات نبی اکرم ﷺ کے لئے بنی ہے۔

ج۔ ایسا کہنا سراسر غلط اور قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔

س۔ کیا ایسی حدیث ہے جس میں اللہ تعالی نے یہ کہا ہو کہ اے محمد ﷺ! اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو پوری کائنات کو پیدا نہ کرتا؟

ج۔ یہ حدیث من گھڑت ہے۔ لوگوں نے خود بنائی ہے

www.muhammadilibrary.com

اگر کائنات اللہ تعالی کے رسول ﷺ کیلئے بنی تو آپ ﷺ کے فوت ہو جانے کے بعد کائنات بھی ختم ہو جاتی

"کائنات کا انتظام"

س۔کائنات کا انتظام کس نے سنبھال رکھا ہے؟

ج۔کائنات کا انتظام اللہ تعالی نے سنبھال رکھا ہے۔

س۔آسمان کو کس نے تھام رکھا ہے؟

ج۔اللہ تعالی نے آسمان کو تھام رکھا ہے۔

س۔زمین کو ہلنے سے کس نے محفوظ کر رکھا ہے؟

ج۔اللہ تعالی نے زمین کو ہلنے سے محفوظ کر رکھا ہے۔

س۔کیا اولیاء شہروں اور ملکوں کی حفاظت کرتے ہیں؟

ج۔ایسا نظریہ رکھنا شرک ہے۔کیونکہ جب اللہ تعالی زلزلہ بھیجتا ہے تو کوئی زندہ یا مردہ اس کو نہیں روک سکتا۔

س۔آندھیاں اور سیلاب کون بھیجتا ہے؟

ج۔اللہ تعالی ہی تیز ہوائیں اور سیلاب بھیجتا ہے۔

س۔کیا کوئی ولی یا قبروالا ان کو روک سکتا ہے؟

ج۔کوئی زندہ یا مردہ بزرگ ان کو نہیں روک سکتا۔

س۔سورج کو نکالنے والا اور اس کو گرمی عطا کرنے

والا کون ہے؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ ۔

س ۔ ٹھنڈی ہوائیں بھیجنے والا ۔ بارش برسانے والا ۔ مردہ زمین کو زندہ کرکے فصلیں اگانے والا ۔ باغات میں پھل لانے والا کون ہے؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ ۔

س ۔ سردی اور گرمی ، بہار اور خزاں لانے والا کون ہے؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ ۔

س ۔ آگ کو جلانے اور پانی کو آگ بجھانے کی صلاحیت دینے والا کون ہے؟

ج ۔ اللہ تعالیٰ ۔

س ۔ اگر اللہ تعالیٰ آگ کو نہ جلانے کا حکم دے تو کیا آگ نہیں جلائے گی؟

ج ۔ ابراہیم ◆ کو لوگوں نے آگ میں ڈالا اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ ابراھیم ◆ کو نہ جلانا تو آگ نے انہیں نہ جلایا اور آپ محفوظ رہے ۔

www.muhammadilibrary.com

"معجزہ و کرامت"

س۔معجزہ کیا ہوتا ہے؟

ج۔انبیاء کے ذریعے خرق عادت کا صدور معجزہ کہلاتا ہے۔

س۔کرامت کسے کہتے ہیں؟

ج۔اولیاء کے ذریعے خرق عادت کا صدور کرامت کہلاتا ہے۔

س۔معجزہ و کرامت دکھانا کس کے اختیار میں ہوتا ہے؟

ج۔معجزہ و کرامت دکھانا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہوتا ہے۔چاہے دکھائے یا نہ دکھائے۔

س۔معجزہ کس کے ہاتھ پر دکھایا جاتا ہے؟

ج۔معجزہ انبیاء علیہم السلام کے ہاتھ پر دکھایا جاتا ہے۔

س۔معجزہ دکھانے کا کیا مقصد ہوتا ہے؟

ج۔معجزے کا مقصد انبیاء کی صداقت ثابت کرنی ہوتی ہے۔

س۔کیا معجزہ دکھانا انبیاء کے اختیار میں نہیں ہوتا ؟

ج۔معجزہ دکھانا انبیاء کے اختیار میں نہیں ہوتا۔

س۔انبیاء کے مختلف معجزات بیان کریں۔

www.muhammadilibrary.com

ج۔موسیٰ ◆ کے عصا کا سانپ بن جانا۔دائیں ہاتھ کا چاند کی طرح روشن ہونا۔عیسیٰ ◆ کے معجزات یہ ہیں کہ پیدائشی اندھے کو صحیح کر دینا۔ابرص کے مریض کو شفایاب کرنا اور محمد ﷺ کے معجزات یہ ہیں۔قرآن معجزہ ہے کہ کوئی اس جیسا کلام نہ بنا سکا۔

"حجر و شجر سے تبرک"

س۔حجر و شجر کا کیا مطلب ہے؟

ج۔حجر کا مطلب پتھر اور شجر کا مطلب درخت ہے۔

س۔کیا حجر و شجر سے تبرک حاصل کیا جا سکتا ہے؟

ج۔حجر و شجر سے تبرک حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

س۔حجر و شجر سے تبرک حاصل کرنا کیسا ہے؟

ج۔ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

س۔لوگ درباروں پر جا کر قبروں پر پڑے ہوئے پتھروں کو جسم سے رگڑتے ہیں۔ایسا کرنا کیسا ہے؟

ج۔ایسا کرنا بہت بڑا گناہ ہے انہیں توبہ کرنی چاہیے۔

www.muhammadilibrary.com

س ۔ کیا حجر وشجر کسی کو نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں؟

ج ۔ پتھر اور درخت نہ کسی کو نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو چومتے ہوئے یہی کہا کرتے تھے کہ تو نہ تو نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان۔

س ۔ کیا کسی دربار پر اگا ہوا درخت یا پتھر بھی کچھ نہیں کرسکتا؟

ج ۔ دربار کا درخت ہو یا پتھر کچھ بھی نہیں کرسکتا۔

س ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ پیر کی قبر پر اگے ہوئے درخت کی ٹہنی توڑنے سے موت آجاتی ہے۔

ج ۔ یہ سب جھوٹ ہے۔

س ۔ کیا دربار سے لی ہوئی کھانے کی چیزوں میں برکت ہوتی ہے؟

ج ۔ جو چیز کسی انسان یا قبر کے نام کر دی جائے وہ تو حرام ہو جاتی ہے اور حرام چیز میں برکت بالکل نہیں ہوتی۔

"ریاکاری"

س ۔ ریاکاری کا کیا مطلب ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔ریا کاری کا مطلب دکھلاوا ہے۔

س۔کیا دکھلاوے کیلئے عمل کرنے والا ریا کار ہوتا ہے؟

ج۔ہاں۔وہ نماز اس لئے پڑھے کہ لوگ اسے نمازی کہیں، صدقہ وخیرات اس لئے کرے کہ لوگ اسے سخی کہیں جہاد اس لئے کرے کہ لوگ اسے بہادر کہیں ایسے شخص کو ریا کار کہتے ہیں۔

س۔کیا ریا کار کو قیامت کے دن اس کے عمل کا ثواب ملے گا؟

ج۔ریا کار کو قیامت کے دن کسی عمل کا ثواب نہیں دیا جائے گا۔

س۔ریا کار کو اس کے اعمال کا ثواب کیوں نہیں دیا جائے گا؟

ج۔اس لئے کہ وہ لوگوں کے لئے اعمال کرتا تھا۔اللہ تعالی کی رضا کے لئے نہیں کرتا تھا۔

س۔ریا کاری کیا ہے؟

ج۔ریا کاری شرک اصغر ہے۔

☆☆☆☆☆

www.muhammadilibrary.com

"قسم"

س۔ہمیں کس کی قسم کھانی چاہیے؟

ج۔اللہ تعالی کی۔

س۔اللہ تعالی کے علاوہ کسی کی قسم کھانا کیسا ہے؟

ج۔اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی قسم کھانا شرک اصغر ہے۔

س۔کیا والدین کی قسم کھانا جائز ہے؟

ج۔والدین کی قسم کھانا بھی نا جائز ہے۔

س۔بعض لوگ اپنے محبوب یا اسکے سر کی قسم کھاتے ہیں۔

ج۔ایسا کرنا بھی شرک اصغر ہے۔

س۔کیا اللہ تعالی مختلف چیزوں کی قسم کھا سکتا ہے؟

ج۔اللہ تعالی مخلوق کی قسم کھا سکتا ہے۔

س۔اللہ تعالی مخلوق کی قسم کیوں کھا سکتا ہے؟

ج۔اللہ تعالی کو ہر چیز کا اختیار ہے مخلوق قانون کی پابند ہے۔

"فرقہ بندی"

س۔فرقہ بندی کا کیا مطلب ہے؟

ج۔فرقہ بنانا فرقہ بندی کہلاتا ہے۔

www.muhammadilibrary.com

س۔فرقہ کسے کہتے ہیں؟

ج۔وہ جماعت یا گروہ جو اصل سے کٹ جائے فرقہ کہلاتا ہے۔

س۔فرقہ بندی کیا ہے؟

ج۔فرقہ بندی گمراہی ہے۔

س۔گمراہ فرقے کون سے ہیں؟

ج۔وہ جو قرآن و حدیث کے علاوہ کسی تیسری چیز کی طرف دعوت دیں۔

س۔گمراہ فرقے کی نشانی کیا ہے؟

ج۔وہ فرقہ جس کی اصل نبی اکرم ﷺ کے دور میں نہ ہو

س۔کسی امام یا بزرگ کے نام پر جماعت بنانا کیسا ہے؟

ج۔اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع فرمایا ہے۔

س۔جماعت حقہ کون سی ہے؟

ج۔وہ جو نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں موجود تھی۔

س۔جماعت حقہ کی نشانی کیا ہے؟

ج۔وہ جماعت قرآن وحدیث پر عمل کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

www.muhammadilibrary.com

"جادو"

س۔ جادو کیا ہے؟

ج۔ جادو شیطانی عمل ہے۔

س۔ شیطانی عمل کا کیا معنی ہے؟

ج۔ شیطان اپنے ساتھیوں کے ذریعے کسی کو نقصان پہنچاتا ہے۔

س۔ جادو کرنا کیسا ہے؟

ج۔ جادو کرنا کفر ہے۔

س۔ کیا جادو کا اثر ہو جاتا ہے؟

ج۔ جادو کا اثر ہو جاتا ہے۔

س۔ کیا نیک لوگوں پر بھی جادو کا اثر ہو جاتا ہے؟

ج۔ ہاں۔ نبی اکرم ﷺ پر بھی جادو کا اثر ہوگیا تھا۔ جو یہودیوں نے کیا تھا۔

س۔ جادو کا اثر کس طریقے سے دور ہوتا ہے؟

ج۔ سورۃ الفلق اور سورۃ الناس یا دوسری دعائیں پڑھنے سے جادو کا اثر دور ہو جاتا ہے۔

س۔ کیا آیۃ الکرسی پڑھنے سے بھی شیطان کا اثر ختم

www.muhammadilibrary.com

ہو جاتا ہے؟

ج۔ آیۃ الکرسی پڑھنے سے بھی شیطان کا اثر ختم ہو جاتا ہے۔

"قبر"

س۔ قبر کسے کہتے ہیں؟

ج۔ جس گڑھے میں انسان کو مرنے کے بعد دفن کیا جاتا ہے۔ اسے قبر کہتے ہیں۔

س۔ کیا قبر میں مردے کو زندہ کیا جاتا ہے؟

ج۔ قبر میں مردے کو زندہ کیا جاتا ہے لیکن اس کی زندگی برزخی ہوتی ہے اس کا دنیا کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

س۔ برزخی زندگی کب تک رہتی ہے؟

ج۔ مرنے کے بعد قیامت تک۔

س۔ کیا قبر میں فرشتے سوال کرتے ہیں؟

ج۔ ہاں۔ فرشتے قبر میں سوال کرتے ہیں۔

س۔ کیا قبر میں سزا یا جزا ملتی ہے؟

ج۔ برے لوگوں کو سزا ملتی ہے اور نیک لوگوں کو جزا ملتی ہے۔

س۔ کیا قبر والے کی چیخ و پکار انسان سنتا ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔مردے کی چیخ و پکار انسان اور جنوں کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔

س۔قبر میں کتنے سوال ہوتے ہیں؟

ج۔تین سوال۔

س۔قبر میں کون سے سوال ہوتے ہیں؟

ج۔تیرا رب کون ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟

س۔ان سوالوں کے صحیح جوابات کیا ہیں؟

ج۔میرا رب اللہ ہے۔میرا نبی محمد ﷺ ہے۔میرا دین اسلام ہے۔

"آخرت کا دن"

س۔آخرت کے دن سے کیا مراد ہے؟

ج۔جس دن قیامت قائم ہوگی اور حساب ہوگا۔نیک لوگ جنت میں جائیں گے اور برے لوگ جہنم میں جائیں گے۔

س۔کیا قیامت کے دن رشتہ داری کام نہیں آئے گی؟

ج۔قیامت کے دن نہ رشتہ داری کام آئے گی اور نہ

ہی دوستی وغیرہ۔

س۔قیامت کے دن فیصلے کیسے ہوں گے؟

ج۔جس کے نامہ اعمال میں نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ جنت میں جائے گا اور جس کے نامہ اعمال میں برائیاں زیادہ ہوں گی وہ جہنم میں جائے گا۔

س۔کیا انبیاء بھی اپنے رشتہ داروں کے کام نہیں آئیں گے؟

ج۔انبیاء بھی اپنے رشتہ داروں کے کام نہیں آسکیں گے۔

س۔کس نبی کا باپ جہنم میں جائے گا؟

ج۔ابراہیم ◆ کا باپ آزر جہنم میں جائے گا۔

س۔کس نبی کا بیٹا جہنم میں جائے گا؟

ج۔نوح ◆ کا۔

س۔کس نبی کی بیوی جہنم میں جائے گی؟

ج۔لوط ◆ کی۔

س۔کس نبی کا چچا جہنم میں جائے گا؟

ج۔محمد ﷺ کا۔

"جنت"

س۔جنت کسے کہتے ہیں؟

www.muhammadilibrary.com

ج ۔ جنت اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا گھر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے نیک لوگوں کیلئے تیار کیا ہے۔

س ۔ اصل کامیابی کیا ہے؟

ج ۔ اصل کامیابی جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات ہے

س ۔ جنت کتنی بڑی ہے؟

ج ۔ جنت کا عرض زمین و آسمان ہے۔

س ۔ جنت کے کتنے دروازے ہیں؟

ج ۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔

س ۔ جنت کے کتنے درجے ہیں؟

ج ۔ جنت کے بہت سارے درجے ہیں۔ سب سے اونچا درجہ جنت الفردوس ہے۔

س ۔ جنت میں کیا چیز ملے گی؟

ج ۔ جنت میں ہر چیز ملے گی۔ جس چیز کا بھی خیال جنتی کے دل میں آئے گا۔ وہ اسے دے دی جائے گی۔

س ۔ جنت میں سب سے پہلا کھانا کون سا ہوگا؟

ج ۔ جنت میں سب سے پہلا کھانا مچھلی کا جگر ہوگا۔

س ۔ جنت میں کس کس چیز کی نہریں ہیں؟

ج۔ جنت میں پانی، دودھ، شراب اور شہد وغیرہ کی نہریں ہیں۔

س۔ کیا جنت میں غم اور دکھ بھی ہوں گے؟

ج۔ جنت میں کسی قسم کا دکھ اور غم نہیں ہوگا۔

س۔ کیا جنت میں رہنے والوں کو موت آئے گی؟

ج۔ موت کو دنبے کی صورت میں ذبح کر دیا جائے گا جنتیوں اور جہنمیوں کو موت نہیں آئے گی۔

س۔ کیا جنتیوں کو جنت عارضی طور پر دی جائے گی یا ہمیشہ کے لئے؟

ج۔ جنت ہمیشہ کے لئے دی جائے گی۔

س۔ جنت میں سب سے بڑی نعمت کون سی ہوگی؟

ج۔ جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالی کا دیدار ہو گا۔

"جہنم"

س۔ جہنم کیا ہے؟

ج۔ جہنم اللہ تعالی کی دھکائی ہوئی آگ ہے۔ جسے اللہ تعالی نے مجرموں کے لئے تیار کیا ہے۔

www.muhammadilibrary.com

س ۔ جہنم میں کیا ملے گا؟

ج ۔ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف عذاب تیار کر رکھے ہیں ۔ کہیں گرم پانی کا عذاب کہیں مار پیٹ کا عذاب ، کہیں آگ کا عذاب ، کہیں پیپ پینے کا عذاب ۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

س ۔ جہنم کا سب سے کم عذاب کس کو دیا جائے گا؟

ج ۔ جہنم کا سب سے کم عذاب نبی اکرم ﷺ کے چچا حضرت علی کے والد ابو طالب کو دیا جائے گا ۔

س ۔ جہنم میں داخلہ عارضی ہو گا یا دائمی؟

ج ۔ گناہ گار اہل توحید اپنے گناہوں کے وجہ سے اگر جہنم میں داخل کیے گئے تو گناہوں کی سزا بھگتنے کے بعد جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیے جائیں گے ۔ کافر اور مشرک ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے ۔

س ۔ کیا جہنم میں موت آئے گی؟

ج ۔ جہنم میں موت نہیں آئے گی بلکہ وہ آگ میں جلنے کے باوجود زندہ رہیں گے ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.muhammadilibrary.com

"شیطان"

س۔شیطان کون ہے؟

ج۔شیطان انسان کا دشمن ہے۔

س۔شیطان کیا کرتا ہے؟

ج۔شیطان انسان کو برائی کی تعلیم دیتا ہے۔

س۔شیطان نے آدم ◆ کے ساتھ کیا کیا؟

ج۔شیطان نے آدم ◆ کو بہلا پھسلا کر اللہ تعالی کی نافرمانی کروا دی۔ان کو اور ان کی بیوی کو جنت سے نکلوا دیا۔

س۔کیا ہم شیطان کو دیکھ سکتے ہیں؟

ج۔ہم شیطان کو نہیں دیکھ سکتے کیونکہ وہ جنوں میں سے ہے۔

س۔شیطان ہمیں کیسے گمراہ کرتا ہے؟

ج۔وہ ہمارے دل میں گندے خیالات ڈالتا ہے۔

س۔کیا شیطان فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا؟

ج۔شیطان فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا۔

س۔شیطان کو جنت سے کیوں نکالا گیا؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔اس لئے کہ اس نے اللہ تعالی کے حکم کو ماننے سے انکار کردیا تھا۔ اللہ تعالی نے سب کو حکم دیا کہ آدم ◆ کو سجدہ کریں۔شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا تھا۔

س۔کیا آدم ◆ کو بھی اللہ تعالی نے جنت سے نکال دیا تھا؟

ج۔آدم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالی نے جنت سے نکال دیا تھا۔

س۔آدم ◆ کی توبہ کیسے قبول ہوئی؟

ج۔آدم ◆ نے اللہ تعالی سے کچھ کلمات سیکھے تو اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول فرمالی۔

س۔کیا آدم ◆ نے محمد ﷺ کے واسطے یا وسیلے سے دعا کی تھی؟

ج۔ایسا کہنا صحیح نہیں۔

س۔وہ کلمات کیا تھے؟ جن سے آدم ◆ نے دعا مانگی تھی؟

ج۔اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر

www.muhammadilibrary.com

تو نے ہمیں معاف نہ کیا تو ہم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

''فرشتے''

س۔فرشتے کس چیز سے پیدا کئے گئے؟

ج۔فرشتے نور سے پیدا کئے گئے۔

س۔وحی پہنچانے کا کام کس فرشتے کے ذمے ہے؟

ج۔حضرت جبریل ◆۔

س۔بارش برسانے کا کام کس فرشتے کے ذمہ ہے؟

ج۔حضرت میکائیل ◆۔

س۔صور پھونکنے کا کام کس فرشتے کے ذمہ ہے؟

ج۔حضرت اسرافیل ◆۔

س۔روح قبض کرنا کس کے ذمہ ہے؟

ج۔ملک الموت اور اس کے ساتھیوں کے۔

س۔انسانوں کے اعمال لکھنے کا کام کس کے ذمہ ہے؟

ج۔کراماً کاتبین کے ذمے ہے۔

س۔انسانوں کی حفاظت کا کام کس کے ذمے ہے؟

ج۔معقبات کے ذمے ہے۔

www.muhammadilibrary.com

س۔ جنت کی حفاظت کرنے والے کون سے فرشتے ہیں؟

ج۔ رضوان اور ان کے ساتھی۔

س۔ جہنم کا داروغہ کون ہے؟

ج۔ مالک فرشتہ۔

س۔ قبر میں سوال وجواب کس فرشتے کے ذمہ ہے؟

ج۔ منکر نکیر۔

"آسمانی کتابیں"

س۔ کیا اللہ تعالی نے آسمان سے انسانوں کی ہدایت کیلئے کتابیں اتاری ہیں؟

ج۔ جی ہاں۔

س۔ ان کتابوں کے نام لیجئے؟

ج۔ صحف ابراہیم۔ صحف موسی۔ توراۃ۔ زبور۔ انجیل قرآن پاک۔

س۔ صحف ابراہیم کس پر اترے؟

ج۔ ابراہیم ◆ پر۔

س۔ تورات کس پر اتری؟

ج۔ موسی ◆ پر۔

www.muhammadilibrary.com

س ۔زبور کس نبی پر اتری ؟

ج ۔داؤد ◆ پر ۔

س ۔انجیل کس نبی پر اتری ؟

ج ۔عیسٰی ◆ پر ۔

س ۔قرآن کس نبی پر اترا ؟

ج ۔محمد ﷺ پر ۔

س ۔کیا ان سب کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے ؟

ج ۔ہاں تمام کتابوں پر ایمان لانا ضروری ہے ۔

س ۔کیا ان کتابوں پر اب عمل کرنا بھی ضروری ہے ؟

ج ۔قرآن کے علاوہ تمام کتابیں منسوخ ہوگئیں ہیں اس لئے ان پر عمل کرنا جائز نہیں ۔

س ۔کیا ان کتابوں کو بدل دیا گیا ہے ؟

ج ۔ہاں پہلی امتوں نے ان کتابوں میں تبدیلی کر دی تھی ۔

س ۔کیا قرآن میں بھی تبدیلی ہوگئی ہے ؟

ج ۔قرآن میں تبدیلی ناممکن ہے ۔اللہ تعالی نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا ہے ۔

www.muhammadilibrary.com

س۔تو آج کے دور میں کن کتابوں پر عمل کیا جائے؟
ج۔اب قیامت تک قرآن پاک اور احادیث مبارکہ پر عمل کیا جائے گا۔
س۔قرآن تو وحی الٰہی ہے مگر حدیث کو تو وہ مقام حاصل نہیں۔
ج۔قرآن پاک کی طرح احادیث بھی وحی الٰہی ہیں۔
قرآن وحی متلو ہے اور احادیث وحی غیر متلو ہے۔
س۔تو کیا احادیث مبارکہ کے بغیر ہمارا دین مکمل نہ ہو گا؟
ج۔بالکل نہیں قرآن کی طرح احادیث بھی دین کی بنیاد ہیں۔
س۔لیکن احادیث میں تو بڑا اختلاف پایا جاتا ہے کوئی غریب ہے۔کوئی ضعیف ہے اور کوئی صحیح ہے۔اس طرح بہت سے درجے پائے جاتے ہیں۔
ج۔صحیح احادیث اسلام کی بنیاد ہیں اور انہیں کوئی بدل نہیں سکتا۔
س۔وہ کیوں؟
ج۔وہ اس لئے کہ اللہ تعالی نے قرآن پاک کے

www.muhammadilibrary.com

ساتھ ساتھ احادیث مبارکہ کی حفاظت کا بھی ذمہ لیا ہے۔

س۔وحی متلو کسے کہتے ہیں؟

ج۔وہ وحی جس کی نماز میں تلاوت کی جائے۔جیسے قرآن پاک۔

س۔وحی غیر متلو کسے کہتے ہیں؟

ج۔وہ وحی جس کی نماز میں تلاوت نہ کی جائے۔ جیسے احادیث مبارکہ۔

’’رسول‘‘

س۔سب سے پہلے رسول کون تھے؟

ج۔حضرت آدم ◆ ۔

س۔اختلاف کے بعد سب سے پہلے رسول کون تھے؟

ج۔حضرت نوح ◆ ۔

س۔سب سے آخری رسول کون ہیں؟

ج۔حضرت محمد ﷺ ۔

س۔خاتم النبیین کا کیا معنی ہے؟

ج۔خاتم النبیین سے مراد سب سے آخر میں آنے

www.muhammadilibrary.com

والے نبی ہیں۔

س۔خاتم النبیین کس کا لقب ہے؟

ج۔حضرت محمد ﷺ کا۔

س۔کیا حضرت محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا؟

ج۔محمد ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہوگا۔

س۔کیا محمد ﷺ ساری دنیا کی طرف بھیجے گئے ہیں؟

ج۔ہاں! نبی اکرم ﷺ ساری دنیا کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

س۔اولوالعزم رسول کون کون ہیں؟

ج۔نوح ◆۔ابراہیم ◆۔موسیٰ ◆۔عیسیٰ ◆۔محمد ﷺ۔

"تقدیر"

س۔تقدیر کا کیا مطلب ہے؟

ج۔تقدیر کا مطلب قسمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے لکھ دی ہے۔

س۔کیا جو کچھ ہماری قسمت میں لکھ دیا گیا ہے ہم نے وہی کرنا ہے؟

ج۔ہاں انسان وہی کچھ کرے گا اور اس کو وہی کچھ

www.muhammadilibrary.com

ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔

س۔کیا انسان تقدیر کے ہاتھوں مجبور ہے؟

ج۔ انسان مجبور نہیں ہے بلکہ تقدیر اللہ تعالی کا علم ہے۔اللہ تعالی نے وہ سب لکھ دیا ہے جو کچھ انسان نے کرنا تھا۔

س۔جب سب کچھ لکھ دیا گیا ہے تو پھر محنت کرنے کا کیا فائدہ؟

ج۔محنت کرنا ضروری ہے۔

"دین اسلام"

س۔دین اسلام کا کیا معنی ہے؟

ج۔دین اسلام کا معنی سلامتی کا دین ہے۔

س۔اللہ تعالی نے ہمارے لئے کس دین کو پسند کیا؟

ج۔اللہ تعالی نے ہمارے لئے اسلام کو پسند کیا۔

س۔اللہ تعالی نے محمد ﷺ پر کس دین کو مکمل کیا؟

ج۔دین اسلام کو۔

س۔اللہ تعالی قیامت کے دن کس دین کو قبول کرے گا؟

ج۔دین اسلام کو۔

www.muhammadilibrary.com

س۔ دین اسلام کے اجزاء کون سے ہیں؟

ج۔ توحید اور رسالت۔

س۔ دین اسلام کن چیزوں کا مجموعہ ہے؟

ج۔ قرآن اور حدیث کا۔

س۔ دین اسلام کی تعریف کیا ہے؟

ج۔ توحید کا اقرار اور اس دور کے نبی کی پیروی کرنے کو اسلام کہتے ہیں۔

س۔ آج کے دور میں دین اسلام کی کیا تعریف ہے؟

ج۔ اللہ تعالی کی توحید کو ماننا اور محمد ﷺ کی پیروی کرنا اسلام ہے۔

س۔ کیا قیامت کے دن اللہ تعالی دین اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو قبول کرے گا؟

ج۔ اللہ تعالی قیامت کے دن دین اسلام کے علاوہ کسی دین کو قبول نہیں کرے گا۔

س۔ نبی ﷺ کس چیز کو ہمارے لئے چھوڑ کر گئے؟

ج۔ قرآن اور حدیث کو۔

س۔ کیا آج کے دور میں تورات اور انجیل پر عمل کرنا

www.muhammadilibrary.com

جائز ہے؟

ج ۔قرآن و حدیث کی بجائے تورات اور انجیل پر عمل کرنا جائز نہیں ہے ۔

"ارکان اسلام"

س ۔ارکان اسلام کتنے ہیں؟

ج ۔ارکان اسلام پانچ ہیں ۔

س ۔ارکان اسلام کون کون سے ہیں؟

ج ۔کلمہ (توحید و رسالت) نماز'روزہ'زکوۃ'اور حج

س ۔کلمہ کیا ہے؟

ج ۔کلمہ توحید باری تعالی اور محمد ﷺ کی رسالت و نبوت کا زبان سے اقرار اور دل سے یقین کرنا ہے ۔

س ۔کیا توحید کو ماننے کی بجائے شرک کرنے والے کو باقی ارکان پر عمل کرنے کا ثواب ملے گا؟

ج ۔توحید نہ ماننے والے اور شرک کرنے والے کو نماز ۔ روزہ ۔ زکوۃ اور حج کا کوئی ثواب نہیں ملے گا ۔

س ۔نماز نہ پڑھنے والوں کا کیا جرم ہے؟

www.muhammadilibrary.com

ج۔عمداً نماز نہ پڑھنے والے کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

س۔جو شخص زکوۃ کا انکار کر دے اس کا جرم کتنا بڑا ہے؟

ج۔ایسا شخص واجب القتل ہے۔

س۔کیا ارکان اسلام پر عمل ضروری ہے؟

ج۔ ہاں۔ ارکان اسلام پر عمل کر کے ہی کوئی شخص مسلمان رہ سکتا ہے اور اللہ کے فضل سے جنت کا حق دار بن سکتا ہے۔

س۔ اگر کسی شخص کی تبلیغ سے کوئی شخص ارکان اسلام پر عمل کرتا ہے تو اس کو کتنا اجر ملے گا؟

ج۔رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بھلائی کی راہ پر کسی کو چلانے والے کو بھلائی پر عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔

س۔ لوگوں کو سب سے پہلے کس چیز کی دعوت دینی چاہیے؟

ج۔لوگوں کو سب سے پہلے اللہ تعالی کی توحید کی دعوت دینی چاہیے۔

www.muhammadilibrary.com

نام کتاب	آیئے عقیدہ سیکھے (حصہ اول)
مؤلف	پروفیسر ڈاکٹر سید طالب الرحمن شاہ
نظر ثانی	پروفیسر ڈاکٹر عبد الرحمن الفریوائی
	جامعۃ الامام الریاض، السعودیہ
	پروفیسر ڈاکٹر سہیل حسن
	اسلامیہ یونیورسٹی، اسلام آباد
اشاعت	پنجم
تعداد	(۵۰۰۰۰)
ناشر	مرکز الدعوۃ الاسلامیۃ
	پوسٹ بکس ۱۲۷، سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

فون: 0320-4504070
051-2294963-4410589

یہ کتاب وقف فی سبیل اللہ ہے

www.muhammadilibrary.com

www.muhammadilibrary.com

www.muhammadilibrary.com